روایتِ حفص کے اساتذہ وطلباء کیلئے ایک انمول اور شاندار تحفہ

اَلْکَلَامُ الْمُفِیْدُ فِیْ

اجراء التجوید

www.KitaboSunnat.com

تالیف

شیخ القراء حضرۃ قاری محمد شریف نور اللہ مرقدہٗ

بانی مدرسہ دار القراء، لاہور، پاکستان

مکتبۃ القراءۃ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

روایتِ حفص کے اساتذہ وطلباء کیلئے

ایک انمول اور شاندار تحفہ اور اپنی نوعیت کی ایک منفرد کتاب

الكلام المفيد

في

اجراء التجويد

تالیف

شیخ القراء حضرۃ قاری محمد شریف نور اللہ مرقدہ
بانی مدرسہ دار القرآن ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

www.kitabosunnat.com

مکتبۃ القراءۃ
143-B ماڈل ٹاؤن لاہور
042-35853171

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّأَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے: "جو اس درود شریف کو پڑھے میری شفاعت اس پر واجب اور ضروری ہے۔" طبرانی

Computed By
daisydig@saudia.com

مکتبۃ القراءۃ لاہور

جملہ حقوق محفوظ ہیں

ناشر
مکتبۃ القراءۃ لاہور پاکستان

قواعد ہجا القرآن
مع
طریقۃ تعلیم الصبیان

قرآن حکیم کے پڑھنے سے متعلق تدریس کے تمام شعبوں کیلئے ایک زبردست کتاب

- قاعدہ (چھوٹے بچوں سے لیکر سکولوں کے طلباء تک)
- قرآن کریم کے لفظوں کے جوڑ (ہجے)
- ناظرہ قرآن کریم
- حفظ القرآن الکریم اور حفظ قرآن کے بعد منزل کی دہرائی وغیرہ
- علم تجوید کی تعلیم اور اس کا نصاب
- علم قراءاتِ سبعہ کی تعلیم اور اس کا نصاب
- علم قراءات ثلاثہ (عشرہ) کی تعلیم اور اس کا نصاب
- طلبہ کیساتھ نرمی وسختی برتنے کا انداز، امتحانات کا طریقہ کار وغیرہ

ایک مفید ترین کتاب
ایک مکمل دستور العمل

16- اردو بازار لاہور
فون 042-37223210

12- اردو بازار لاہور
فون 042-37361468

23053

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

235
1-۴۲۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

شمار	مضامین	صفحہ
۱	ابتدائیہ	۴
۲	ترتیب بیان	۶
۳	حرفوں کے مخارج، صفات لازمہ اور پہلی آٹھ صفتوں کی بناء حرفوں کی قسمیں اور ان کے تلفظ کی وضاحت	۷
۴	بسم اللہ کا اجراء	۲۵
۵	سورۂ فاتحہ کا اجراء	۲۸
۶	سورۂ بقرہ کا اجراء	۳۷
۷	خالی جگہ پُر کیجیے	۸۹
۸	چند متفرق مقامات کا اجراء	۹۳
۹	سوالات	۹۹
۱۰	تنبیہ (بابت وقوف)	۱۰۲
۱۱	اجراء کی دوسری صورت	۱۰۸

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیشِ لفظ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ الْاِنْسَانَ وَعَلَّمَہُ الْبَیَانَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدِ الَّذِیْ زَیَّنَہُ اللّٰہُ بِالْعِلْمِ وَالْعِرْفَانِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ سَلَکُوْا مَسْلَکَہٗ بِالْعَمَلِ وَالْاِحْسَانِ :۔

امابعد: یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ کسی علم وفن کے اصول وقواعد اس وقت تک کماحقہ، ذہن نشین نہیں ہوتے، جب تک ان کی عملی مشق اور علمی اجرا نہ کرا دیا جائے۔

اس حقیقت کی بناء پر احقر نے یہ محسوس کیا کہ قواعدِ تجوید کے اجرا میں ایک رسالہ لکھا جائے۔ جس میں جمال القرآن، معلم التجوید، فوائد مکیہ اور المقدمۃ الجزریہ کے مسائل کا طلباء کو ایک سہل اور مفید انداز میں اجرا کرا دیا جائے۔ تاکہ وہ عملی مشق کے ساتھ ساتھ ان کتابوں میں پڑھے ہوئے مسائل کے علمی اجرا میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ماہر بن جائیں اور انہیں اس فن میں صحیح معنیٰ میں بصیرت حاصل ہو جائے۔ پس یہ رسالہ نصابِ تجوید کا پانچواں اور آخری رسالہ ؎ ہے۔

کیا عجب ہے کہ حق سبحانہٗ وتعالیٰ اپنے لطف وکرم سے اور اس ذات گرامی کے صدقہ میں جن پر ایسی عظیم الشان کتاب نازل ہوئی کہ آج چودہ سو سال گزرنے کے بعد بھی اس کے لفظی اور معنوی کمالات ختم نہیں ہوئے، اس حقیری سی خدمت کو قبول فرما کر اس نامۂ سیاہ کا نام خدامِ قرآن کے زمرہ میں داخل فرمالیں تو بخدا یہ دنیا و ما فیہا سے زیادہ قیمتی اور اس بے مایہ کے لئے باعث صد افتخار ہے۔

هُوَ حَسْبِيْ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ
وَبِيَدِهٖ اَزِمَّةُ التَّحْقِيْقِ

العبد الضعیف ابو الاشرف محمد شریف
خادم مدرسہ دار القراء بی بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور

؎ یہ کتاب حضرت مؤلف والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے ان مسودات میں سے ہے، جن کی طباعت انکی زندگی میں نہیں ہوئی تھی۔ اس کے مسودہ کا ایک حصہ جزوی طور پر نامکمل تھا۔ کچھ کمی بیشی کے بعد اسی مسودہ کو موجودہ شکل ملی۔ اس کوشش میں قاری حاجی محمد صاحب مدظلہٗ کا پُرخلوص تعاون حاصل رہا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ ان کو اجر جزیل عطاء فرمائے اور ان کی زندگی کو مزید بابرکت بنائے۔ خالد محمود غفرلہٗ دار القراء لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجراء کے دو حصے

※ ایک وہ جو مخارج اور صفات لازمہ سے متعلق ہے۔

※ دوسرا وہ جس میں ان کے علاوہ دوسرے قواعد کا اجرا کرایا گیا ہے۔

اگرچہ عملی اعتبار سے تو پہلا حصہ ہی زیادہ اہم اور لائق توجہ ہے، لیکن پیش نظر رسالہ میں دوسرے حصہ پر زیادہ زور دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ یہ بات تو طلباء کو عام طور پر یاد ہی ہوتی ہے کہ فلاں حرف کا مخرج فلاں ہے اور اس کی صفات یہ یہ ہیں، البتہ لام، راء اور الف کی تفخیم و ترقیق، نون ساکن و تنوین کے احکامِ اربعہ، میم ساکن کے احکامِ ثلاثہ، غنّہ زمانی کے مواقع، لامِ تعریف کے احکام، ادغام کی صورتیں اور اس کی قسمیں، ہمزہ کی تسہیل و ابدال اور حذف کے مواقع، ہائے ضمیر کا صلہ وعدمِ صلہ، اجتماعِ ساکنین کی صورتیں اور ان کا حکم اَقسامِ مد اور اوجہ مد، وقف کی کیفیات اور اس کے مواقع، وغیرہ وغیرہ، یہ چیزیں علمی انداز میں بالعموم طلباء کے ذہنوں میں محفوظ نہیں ہوتیں اور وہ انہیں بیان نہیں کر سکتے، اس لئے رسالہ ہذا میں دوسرے حصہ کے اجرا پر زیادہ زور دیا گیا ہے اور اجرا میں زیادہ تر ان ہی چیزوں کو دہرایا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حرفوں کے مخارج، صفات لازمہ اور پہلی آٹھ صفتوں کی بناء پر حرفوں کی قسمیں اور ان کے تلفظ کی وضاحت

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے حروفِ تہجی کو الگ الگ لکھ کر ان کے مخارج اور صفات لازمہ بیان کر دی جائیں۔ نیز صفات متضادّہ میں سے پہلی آٹھ صفتوں کی بناء پر حروف کی جو قسمیں بنتی ہیں وہ بھی بتا دی جائیں، اور ان صفتوں کی روشنی میں حرفوں کے تلفظ کی بھی وضاحت کر دی جائے۔ نیز حرفوں کا قوی اور ضعیف ہونا بھی بتا دیا جائے۔ تاکہ علم تجوید میں پوری بصیرت اور معرفت حاصل ہو جائے۔ اور ان صفات کی روشنی میں حرفوں کی عملی ادائیگی کی مشق کی جا سکے۔ اس مضمون کا مطالعہ کرنے سے پہلے معلم التجوید اور توضیحاتِ مرضیہ کا مطالعہ کرنا مناسب ہی نہیں بلکہ ضروری ہے۔ وَبِاللّٰهِ التَّوْفِيْقُ وَهُوَ خَيْرُ الرَّفِيْقُ

الف

اس کا مخرج خلیل کے نزدیک جَوف اور فَراء اور سیبویہ کے نزدیک اقصائے حلق ہے۔ اس میں پانچ صفتیں پائی جاتی ہیں:۔ جہر، رَخاوت، استفال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انفتاح، اصمات۔ یہ پہلے دو جوڑوں کی پانچ صفتوں کی بناء پر مجہورہ رخوہ اور تیسرے اور چوتھے جوڑے کی چار صفتوں کی بناء پر مستفلہ منفتحہ ہے۔ نیز اصمات کی وجہ سے مصمتہ ہے

اس کے تلفظ کی وضاحت یہ ہے کہ جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند رخاوت کی وجہ سے آواز جاری حرف نرم اور استفال انفتاح کی وجہ سے خوب باریک، لیکن اگر اس سے پہلے کوئی پُر حرف ہوگا تو یہ بھی پُر پڑھا جائے گا۔

الف : قوت اور ضعف کے اعتبار سے متوسط ہے۔

ب

اس کا مخرج ہے دونوں ہونٹوں کی تری والا حصہ۔ اس میں چھ صفتیں پائی جاتی ہیں:۔ جہر، شدت، استفال، انفتاح، اذلاق اور قلقلہ۔ پانچ قسموں کی بناء پر مجہورہ شدیدہ اور تین قسموں کی بناء پر مستفلہ منفتحہ ہے۔ نیز اذلاق کی وجہ سے مذلقہ اور قلقلہ کی وجہ سے مقلقل ہے۔

اس میں جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند، شدت کی وجہ سے آواز بند اور حرف سخت، استفال انفتاح کی وجہ سے خوب باریک اور قلقلہ کی وجہ سے اس کے مخرج میں جنبش ہوگی۔

ب : قوت اور ضعف کے اعتبار سے قوی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ت

اس کا مخرج ہے زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑیں۔ اس میں پانچ صفتیں پائی جاتی ہیں :۔ ہمس، شدت، استفال، انفتاح، اصمات۔ یہ مھموسہ شدیدہ مستفلہ منفتحہ اور مصمتہ ہے۔

اس کی ادائیگی میں پہلے تو بوجہ شدت کے آواز مخرج میں سختی کے ساتھ ٹک کر خود ہی بند ہو جائے گی پھر ہمس کی وجہ سے تھوڑا سا سانس جاری ہوگا اور اس کے ساتھ ایک نہایت پست و کمزور آواز بھی ظاہر ہوگی، اور استفال انفتاح کی وجہ سے خوب باریک۔

ت : قوت اور ضعف کے اعتبار سے متوسط ہے۔

ث

اس کا مخرج زبان کی نوک اور ثنایا علیا کے اندر والے کنارے ہیں۔ اس کی صفات ہمس، رَخاوت، استفال، انفتاح اور اصمات ہیں۔ پانچ قسموں کی بناء پر مھموسہ رخوہ اور تین قسموں کی بناء پر مستفلہ منفتحہ ہے۔

اس میں ہمس کی وجہ سے سانس جاری اور آواز پست، رَخاوت کی وجہ سے آواز جاری اور حرف نرم، جبکہ استفال انفتاح کی وجہ سے خوب باریک۔

ث : قوت اور ضعف کے اعتبار سے اضعف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ج

اس کا مخرج ہے بیچ زبان اور اس کے مقابل اوپر کا تالو۔ اس میں چھ صفتیں پائی جاتی ہیں :۔ جہر، شدت، استفال، انفتاح، اصمات، قلقلہ۔ یہ مجہورہ، شدیدہ، مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ اور مقلقل ہے۔

اس میں جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند، شدت کی وجہ سے آواز بند اور حرف سخت اور استفال انفتاح کی وجہ سے خوب باریک نیز قلقلہ کی وجہ سے اس کے مخرج میں جنبش ہوگی۔

ج : قوت اور ضعف کے اعتبار سے قوی ہے۔

ح

اس کا مخرج ہے وسطِ حلق، اس میں پانچ صفتیں ہیں :۔ ہمس، رَخاوت استفال، انفتاح اور اصمات۔ یہ مہموسہ، رخوہ، مستفلہ، منفتحہ اور مصمتہ ہے۔

اس کی ادائیگی میں بوجہ ہمس کے سانس جاری آواز پست، بوجہ رَخاوت کے آواز جاری حرف نرم اور بوجہ استفال انفتاح کے خوب باریک۔

ح : قوت اور ضعف کے اعتبار سے اضعف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خ

اس کا مخرج ادنائے حلق ہے۔ اس میں پانچ صفتیں پائی جاتی ہیں:۔
ہمس، رَخاوت، استعلا، انفتاح اور اصمات۔ یہ مہموسہ، رخوہ، مستعلیہ، منفتحہ اور مصمتہ ہے۔

اس کی کیفیتِ ادا یہ ہے کہ ہمس کی وجہ سے سانس جاری آواز پست رَخاوت کی وجہ سے آواز جاری اور حرف نرم جبکہ استعلار کی وجہ سے اس میں ایک درجہ کی تفخیم ہوگی مگر بوجہ انفتاح کے مستعلیہ مطبقہ سے کم۔

خ : قوت اور ضعف کے اعتبار سے متوسط ہے۔

د

اس کا مخرج زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑیں ہیں۔ اس کی صفات جہر، شدت، استفال، انفتاح، اصمات اور قلقلہ ہیں۔ یہ مجہورہ، شدیدہ مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ اور مقلقل ہے۔

اس کی ادائیگی میں بوجہ جہر کے سانس بند آواز بلند، بوجہ شدت کے آواز بند حرف سخت، بوجہ استفال انفتاح کے خوب باریک اور بوجہ قلقلہ کے مخرج میں جنبش ہوگی۔

د : قوت اور ضعف کے اعتبار سے قوی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذ

اس کا مخرج ہے زبان کی نوک اور ثنایا علیا کے اندر والے کنارے۔

اس کی صفات : جہر، رَخاوت، استفال، انفتاح اور اصمات ہیں۔ یہ مجہورہ رخوہ، مستفلہ، منفتحہ اور مصمتہ ہے۔

اس کے تلفظ کی وضاحت یہ ہے کہ جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند رَخاوت کی وجہ سے آواز جاری اور حرف نرم جبکہ استفال انفتاح کی وجہ سے خوب باریک۔

ذ : قوت اور ضعف کے اعتبار سے متوسط ہے۔

ر

عندالخلیل وسیبویہ اس کا مخرج ہے زبان کی نوک مع سرا پشتِ زبان اور ثنایا رَباعی کے مسوڑھے، اور فَرا، کے نزدیک زبان کا کنارہ اور دانتوں کی جڑ۔ اس میں سات صفتیں ہیں :۔ جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق انحراف اور تکریر۔ یہ مجہورہ، متوسطہ، مستفلہ، منفتحہ، مذلقہ، منحرفہ اور مکرّرہ ہے۔

اس میں جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند، توسط کی وجہ سے آواز نہ پوری طرح بند اور نہ پوری طرح جاری، استفال وانفتاح کی وجہ سے تو خوب باریک، لیکن اس میں صفات عارضہ میں سے چونکہ تفخیم کی صفت بھی پائی جاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس لئے یہ بعض حالتوں میں پُر بھی پڑھی جائیگی، نیز اس میں مشابہت تکرار کی صفت بھی ادا ہوگی۔

ر: قوت اور ضعف کے اعتبار سے قوی ہے۔

ز

اسکا مخرج ہے زبان کی نوک اور ثنایا سفلیٰ وعلیا کے اندر والے کنارے۔

اس میں چھ صفتیں پائی جاتی ہیں:۔ جہر، رَخاوت، استفال، انفتاح، اصمات، اور صفیر۔ پانچ قسموں کی بناء پر مجہورہ رخوہ، اور تین قسموں کی بناء پر مستفلہ منفتحہ ہے، نیز اصمات کی وجہ سے مصمتہ اور صفیر کی وجہ سے صفیریہ ہے۔

اس کے تلفظ کی وضاحت یہ ہے کہ بوجہ جہر کے سانس بند آواز بلند بوجہ رَخاوت کے آواز جاری اور حرف نرم، نیز بوجہ استفال انفتاح کے خوب باریک اور صفیر کی وجہ سے ایک تیز آواز مثل سیٹی کے ظاہر ہوگی۔

ز: قوت اور ضعف کے اعتبار سے متوسط ہے۔

www.kitabosunnat.com

س

اسکا مخرج ہے زبان کی نوک اور ثنایا سفلیٰ وعلیا کے اندر والے کنارے۔

اس کی صفات: ہمس، رَخاوت، استفال، انفتاح، اصمات اور صفیر ہیں۔ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مہموسہ ، رخوہ، مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ اور صفیریہ ہے۔

اس میں ہمس کی وجہ سے سانس جاری آواز پست، رَخاوت کی وجہ سے آواز جاری اور حرف نرم، استفال انفتاح کی وجہ سے خوب باریک (اور صفیر کی وجہ سے ایک تیز آواز مثل سیٹی کے ظاہر ہوگی)۔

س : قوت اور ضعف کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

ش

اس کا مخرج ہے بیچ زبان اور اس کے مقابل اوپر کا تالو۔ اس میں چھ صفتیں پائی جاتی ہیں :۔ ہمس، رَخاوت، استفال، انفتاح، اصمات اور تفشی۔ یہ مہموسہ ، رخوہ، مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ اور متفشی ہے۔

اس کی ادائیگی میں ہمس کی وجہ سے سانس جاری آواز پست، رَخاوت کی وجہ سے آواز جاری حرف نرم اور استفال انفتاح کی وجہ سے خوب باریک جبکہ تفشی کی وجہ سے آواز اور ہوا منہ میں پھیل جائیگی۔

ش : قوت اور ضعف کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

ص

اسکا مخرج ہے زبان کی نوک اور ثنایا سفلیٰ وعلیا کے اندر والے کنارے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں چھ صفتیں پائی جاتی ہیں :۔ ہمس، رخاوت، استعلاء، اطباق، اصمات اور صفیر۔ یہ مہموسہ، رخوہ، مستعلیہ، مطبقہ، مصمتہ اور صفیریہ ہے۔

اس کی ادائیگی میں بوجہ ہمس کے سانس جاری اور آواز پست، بوجہ رَخاوت کے آواز جاری اور حرف نرم، اور استعلاء واطباق کی وجہ سے خوب پُر جبکہ صفیر کی وجہ سے ایک تیز آواز مثل سیٹی کے ظاہر ہوگی۔

ص : قوت اور ضعف کے اعتبار سے قوی ہے۔

ض

اس کا مخرج ہے زبان کا بغلی کنارہ اور ناجذ سے ضاحک تک اوپر کی پانچ ڈاڑھوں کی جڑیں۔ اس کی صفات جہر، رَخاوت، استعلاء، اطباق، اصمات اور استطالت ہیں۔ پانچ قسموں کی بناء پر مجہورہ، رخوہ اور تین قسموں کی بناء پر مستعلیہ، مطبقہ ہے اور استطالت کی وجہ سے اس کو مستطیل کہتے ہیں۔

اس کے تلفظ کی وضاحت یہ ہے کہ بوجہ جہر کے سانس بند آواز بلند بوجہ رَخاوت کے آواز جاری حرف نرم، استعلاء واطباق کی وجہ سے خوب پُر اور استطالت کی وجہ سے اس کی آواز میں قدرے درازی ہوگی۔

ض : قوت اور ضعف کے اعتبار سے اقویٰ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ط

اس کا مخرج ہے زبان کی نوک اور ثنایا علیا کی جڑیں۔ اس میں چھ صفتیں پائی جاتی ہیں :۔ جہر، شدت ، استعلاء ، اطباق ، اصمات اور قلقلہ۔ یہ مجہورہ شدیدہ، مستعلیہ، مطبقہ، مصمتہ اور مقلقل ہے۔

اس میں جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند، شدت کی وجہ سے آواز بند اور حرف سخت، استعلاء و اطباق کی وجہ سے خوب پُر جبکہ قلقلہ کی وجہ سے اس کے مخرج میں جنبش ہوگی۔

ط : قوت اور ضعف کے اعتبار سے اقویٰ ہے۔

ظ

اس کا مخرج ہے زبان کی نوک اور ثنایا علیا کے اندر والے کنارے۔ اس کی صفات جہر، رخاوت، استعلا، اطباق اور اصمات ہیں۔ پانچ قسموں کی بناء پر مجہورہ رخوہ اور تین قسموں کی بناء پر مستعلیہ مطبقہ ہے نیز اصمات کی وجہ سے مصمتہ ہے۔

اس میں جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند، رخاوت کی وجہ سے آواز جاری اور حرف نرم جبکہ استعلاء واطباق کی وجہ سے خوب پُر۔

ظ : قوت اور ضعف کے اعتبار سے اقویٰ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ع

اسکا مخرج ہے وسطِ حلق ۔ اس میں پانچ صفتیں پائی جاتی ہیں :۔ جہر، توسط استفال، انفتاح اور اصمات۔ یہ مجہورہ، متوسطہ، مستفلہ، منفتحہ اور مصمتہ ہے۔

اس میں جہر کیوجہ سے سانس بند آواز بلند، توسط کیوجہ سے آواز نہ پوری طرح جاری نہ پوری طرح بند اور استفال وانفتاح کیوجہ سے خوب باریک۔

ع : قوت اور ضعف کے اعتبار سے متوسط ہے۔

غ

مخرج ادنائے حلق۔ صفات :۔ جہر، رَخاوت، استعلاء، انفتاح اور اصمات ہیں۔ یہ مجہورہ، رخوہ، مستعلیہ منفتحہ اور مصمتہ ہے۔

اس میں جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند، رَخاوت کی وجہ سے آواز جاری اور حرف نرم، استعلاء کی وجہ سے اس میں تفخیم ہوگی مگر بوجہ انفتاح کے مستعلیہ مطبقہ سے کم۔

غ : قوت اور ضعف کے اعتبار سے قوی ہے۔

ف

اس کا مخرج نیچے کے ہونٹ کا شکم اور ثنایا مشرفہ کی نوکیں ہیں۔

صفات :۔ ہمس، رَخاوت، استفال، انفتاح اور اذلاق ہیں۔ یہ مہموسہ، رخوہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مستفلہ، منفتحہ، اور مذلقہ ہے۔

اس میں ہمس کی وجہ سے سانس جاری آواز پست، رخاوت کی وجہ سے آواز جاری اور حرف نرم جبکہ استفال وانفتاح کیوجہ سے خوب باریک۔

ف : قوت اور ضعف کے اعتبار سے اضعف ہے۔

ق

اس کا مخرج زبان کی جڑ کا وہ حصہ ہے جو حلق کی طرف ہے اور اس کے مقابل اوپر کا تالو۔ صفات :۔ جہر، شدت، استعلاء، انفتاح، اصمات اور قلقلہ ہیں۔ یہ مجہورہ، شدیدہ، مستعلیہ منفتحہ، مصمتہ اور مقلقل ہے۔ پانچ قسموں کی بناء پر مجہورہ شدیدہ اور تین قسموں کی بناء پر مستعلیہ منفتحہ ہے۔

اس میں جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند، شدت کی وجہ سے آواز بند حرف سخت اور استعلا کی وجہ سے اس میں تفخیم ہوگی، مگر بوجہ انفتاح کے مستعلیہ مطبقہ سے کم، نیز قلقلہ کی وجہ سے اس کے مخرج میں جنبش بھی ہوگی۔

ق : قوت اور ضعف کے اعتبار سے اقویٰ ہے۔

ک

اس کا مخرج قاف کے مخرج کے متصل زبان کی جڑ کا وہ حصہ ہے جو منہ کی طرف ہے اور اس کے مقابل اوپر کا تالو۔ اس میں پانچ صفتیں پائی جاتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں :۔ ہمس، شدت، استفال، انفتاح اور اصمات۔ یہ مہموسہ، شدیدہ، مستفلہ منفتحہ اور مصمتہ ہے۔

اس کی ادائیگی میں پہلے تو بوجہ شدت کے آواز مخرج میں سختی کے ساتھ ٹک کر خود ہی بند ہو جائے گی، پھر ہمس کی وجہ سے تھوڑا سا سانس جاری ہوگا اور اس کے ساتھ ایک نہایت پست آواز بھی ظاہر ہوگی اور استفال انفتاح کی وجہ سے خوب باریک۔

ک : قوت اور ضعف کے اعتبار سے متوسط ہے۔

ل

خلیل اور سیبویہ کے نزدیک اس کا مخرج زبان کی نوک مع کچھ حصہ حافہ ثنایا رَباعی انیاب اور ضواحک کے مسوڑھے ہیں۔ جبکہ فرّاء کے نزدیک زبان کا کنارہ اور دانتوں کی جڑ ہے۔ اس میں چھ صفتیں پائی جاتی ہیں :۔ جہر توسط، استفال، انفتاح، اذلاق اور انحراف۔ پانچ قسموں کی بناء پر مجہورہ متوسطہ اور تین قسموں کی بناء پر مستفلہ منفتحہ ہے، نیز اذلاق کی وجہ سے مذلقہ اور انحراف کی وجہ سے منحرفہ کہتے ہیں۔

اس میں جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند، توسط کی وجہ سے آواز نہ پوری طرح جاری اور نہ پوری طرح بند، استفال انفتاح کی وجہ سے خوب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باریک، لیکن اس میں صفات عارضہ میں سے چونکہ تفخیم کی صفت بھی پائی جاتی ہے، اس لئے یہ بعض حالتوں میں پُر بھی پڑھا جائے گا۔

ل : قوت اور ضعف کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

م

اسکا مخرج ہے دونوں ہونٹوں کی خشکی والا حصہ۔ اس میں چھ صفتیں پائی جاتی ہیں :۔ جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق اور غنہ۔ یہ مجہورہ متوسطہ مستفلہ منفتحہ مذلقہ اور غنہ ہے۔

تلفظ کی وضاحت یہ ہے کہ جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند، توسط کی وجہ سے آواز نہ پوری طرح بند نہ پوری طرح جاری اور استفال انفتاح کی وجہ سے خوب باریک۔

م : قوت اور ضعف کے اعتبار سے اضعف ہے۔

ن

خلیل اور سیبویہ کے نزدیک اس کا مخرج زبان کی نوک اور ثنایا رباعی انیاب کے مسوڑھے اور حافہ کا وہ حصہ جو ان کے مقابل ہے۔ جبکہ فَرَاء کے نزدیک زبان کا کنارہ اور دانتوں کی جڑ ہے۔ اس میں چھ صفتیں پائی جاتی ہیں :۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہر، توسط، استفال، انفتاح، اذلاق اور غنہ۔ پانچ قسموں کی بناء پر مجہورہ متوسطہ اور تین قسموں کی بناء پر مستفلہ منفتحہ ہے، نیز مذلقہ اور غنہ بھی ہے۔

اس کی ادائیگی میں جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند، توسط کیوجہ سے آواز نہ پوری طرح جاری نہ پوری طرح بند اور استفال انفتاح کی وجہ سے خوب باریک۔

ن : قوت اور ضعف کے اعتبار سے اضعف ہے۔

و

اس کا مخرج انضمام شفتین ہے۔ اور اگر یہ مدہ ہو تو اس حالت میں فراء اور سیبویہ کے نزدیک تو اس کا یہی مخرج ہے اور خلیل کے نزدیک جَوف ہے۔ اس کی صفات جہر، رَخاوت، استفال، انفتاح، اصمات اور لین ہیں۔ پس یہ مجہورہ، رخوہ، مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ اور حرفِ لین ہے۔

اس کی ادائیگی میں جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند، رَخاوت کی وجہ سے آواز جاری اور حرف نرم، استفال انفتاح کی وجہ سے خوب باریک اور لین کی وجہ سے اس میں کشش کی کیفیت پیدا ہوگی (مگر واضح رہے کہ اس میں لین کی صفت اس وقت پائی جاتی ہے جب یہ ساکن ہو اور ماقبل مفتوح)۔

واوٗ: قوت اور ضعف کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ھ

اس کا مخرج ہے اقصائے حلق۔ اس کی صفات ہمس، رَخاوت، استفال انفتاح اور اصمات ہیں۔ پس یہ مہموسہ، رخوہ، مستفلہ، منفتحہ اور مصمتہ ہے۔

اس کی ادائیگی میں بوجہ ہمس کے سانس جاری آواز پست، بوجہ رَخاوت کے آواز جاری حرف نرم اور بوجہ استفال انفتاح کے خوب باریک۔

ھ : قوت اور ضعف کے اعتبار سے اضعف ہے۔

ء

اسکا مخرج بھی اقصائے حلق ہے۔ اس میں پانچ صفتیں پائی جاتی ہیں:۔
جہر، شدت، استفال، انفتاح اور اصمات۔ یہ مجہورہ، شدیدہ، مستفلہ، منفتحہ اور مصمتہ ہے۔

اس میں جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند، شدت کی وجہ سے آواز بند حرف سخت اور بوجہ استفال انفتاح کے خوب باریک۔

ء : قوت اور ضعف کے اعتبار سے متوسط ہے۔

ی

اس کا مخرج بیچ زبان اور اس کے مقابل اوپر کا تالو ہے اور اگر یہ مدہ ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو اس حالت میں فراء اور سیبویہ کے نزدیک تو اس کا یہی مخرج ہے اور خلیل کے نزدیک جَوف ہے۔ اور اسکی صفات : جہر، رَخاوت، استفال، انفتاح، اصمات اور لین ہیں۔ پس یہ مجہورہ، رخوہ مستفلہ، منفتحہ، مصمتہ اور حرفِ لین ہے۔

اس میں جہر کی وجہ سے سانس بند آواز بلند، رَخاوت کی وجہ سے آواز جاری حرف نرم، استفال انفتاح کی وجہ سے خوب باریک اور لین کی وجہ سے اس میں کشش کی کیفیت پیدا ہوگی (اس میں بھی لین کی صفت اس وقت پائی جاتی ہے جب یہ ساکن ہو اور ماقبل مفتوح)۔

ی : قوت اور ضعف کے اعتبار سے ضعیف ہے۔

اس مضمون سے متعلق باقی وضاحت "اَلتَّقْدِمَۃُ الشَّرِیْفِیَّۃُ فِیْ شَرْحِ الْمُقَدِّمَۃِ الْجَزَرِیَّۃِ" (باب الصفات) میں دیکھی جا سکتی ہے۔ جبکہ قوی اور ضعیف کی تفصیل فوائد مکیہ (باب اول کی تیسری فصل) میں ہے۔

یہ تو ہوئی تجوید کے ہر دو بڑے اجزا یعنی مخارج اور صفات لازمہ کی علمی تصویر، رہی عملی ادائیگی؟ سو وہ ماہر اور مشفق استاذ کے بتلانے سے اور اس کے موافق مشق کرنے سے ہی آسکتی ہے۔ تاہم مندرجہ بالا مضمون کا بغور مطالعہ کرنے اور اس کو پوری طرح سمجھ لینے سے انشاء اللہ تعالیٰ استعداد میں نمایاں ترقی ہوگی، لیکن ماہر استاذ کی راہنمائی ازبس ضروری ہے اور یہ بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یاد رکھو کہ حروفِ قرآنیہ کو صحیح ادا کرنے کے لئے دو باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے :۔

❋ ایک یہ کہ ہر حرف اپنے ہی مخرج سے ادا ہو۔

❋ دوسرے یہ کہ وہ تمام صفات اس حرف میں ادا کی جائیں جو اہلِ فن نے اس کیلئے مقرر کی ہیں۔

اگر ان دو باتوں میں سے کوئی ایک بات یا دونوں باتیں رہ جائیں گی تو وہ حرف قطعاً صحیح ادا نہیں ہو گا بلکہ یا تو دوسرے حرف سے بدل جائے گا یا انتہائی غلط ادا ہو گا۔

نیز علماء کی تصریح کے مطابق صفات لازمہ میں یہ بات پائی جاتی ہے کہ ایک کے ادا نہ ہونے سے دوسری کا ادا ہو جانا لازم آتا ہے، خصوصاً صفات متضادّہ میں۔ مثلاً حروفِ مہموسہ میں اگر ہمس ادا نہیں کی جائیگی تو لامحالہ جہر ادا ہو جائے گی، ایسے ہی حروفِ مستعلیہ میں استعلاء ادا نہ کی جائے تو لامحالہ استفال ادا ہو جائے گی اور اگر حروفِ رخوہ میں رَخاوت ادا نہیں کی جائے گی تو لامحالہ شدت ادا ہو جائے گی۔ لہٰذا حرفوں کی ادائیگی میں مخارج اور صفات کا بہت ہی اہتمام کرنا چاہیے۔ فقط وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی اَعْلَم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ کا اجراء

بِسۡمِ اللّٰـــهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ○

﴿ب﴾ دونوں ہونٹوں کی تری سے بوجہ شدت و جہر کے قوی اور بوجہ استفال و انفتاح کے نہایت باریک ادا ہوگی۔

﴿س﴾ ثنایا سفلٰی و علیا کے اندر والے کناروں اور زبان کی نوک سے بالکل باریک اور نرم ادا ہوگی اور آواز پست اور کسی قدر جاری رہ سکے گی۔ بالکل باریک تو اس لئے کہ مستفلہ منفتحہ ہے اور نرم اس لئے کہ رِخوہ ہے اور آواز میں پستی اور قدرے جاری رہنا ہمس و رَخاوت کی وجہ سے ہوگا، نیز اس کے ادا ہوتے وقت ایک سیٹی کی سی تیز آواز بھی نکلنی چاہئے۔ اس لئے کہ صفیرہ ہے۔

﴿م﴾ دونوں ہونٹوں کی خشکی سے باریک اور بلحاظ قوت و ضعف متوسط درجہ کا ادا ہوگا۔

﴿اَللّٰـهِ﴾ لفظ اللہ مشہور قول کی بناء پر اصل میں اَلْ اِلٰـه تھا۔ اِلٰـه کے ہمزہ کے حذف ہو جانے کے بعد لامِ تعریف کا لام میں (بقاعدہ حروفِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شمسیہ) ادغام کیا گیا۔ (اس کو ادغام مثلین تام کہتے ہیں) اب یہ علم بن گیا ذات باری عزاسمہٗ کا، لہٰذا اسم الجلالہ کا لام باریک پڑھا جائے گا، کیونکہ ماقبل کسرہ ہے

﴿اَلرَّحْمٰنِ﴾ اصل میں ﴿اَلْ۔ رَحْمٰنِ﴾ تھا ﴿اَلْ﴾ کا ہمزہ بوجہ وصلی ہونے کے درج کلام میں حذف ہوگیا اور لام تعریف کا بقاعدہ حروفِ شمسیہ ادغام کیا گیا۔ اس کی راء بوجہ مفتوح ہونے کے پُر پڑھی جائے گی اور بعض ناواقف جو راء مشدد کو دو رائیں سمجھتے ہیں اور پھر پہلی کو ساکن سمجھ کر ماقبل کی حرکت کے اعتبار سے اور دوسری کو خود اپنی حرکت کے اعتبار سے پُر یا باریک پڑھتے ہیں، تو انکی اس دلیل اور عمل دونوں ہی کو قطعاً غلط سمجھنا چاہئے۔ (دیکھو: جمال القرآن: لمعہ نمبر۸ تنبیہ نمبر ایک، اور فوائد مکیہ: راء مشددہ کا حکم اور حاشیہ توضیحات مرضیہ میں اس کی وضاحت)۔

﴿اَلرَّحْمٰنِ﴾ کے ملفوظی الف (یعنی جو زبان سے تو ادا ہو مگر کتابت میں نہ ہو) کے بعد چونکہ نہ ہمزہ ہے نہ سکون، اس لئے اس میں صرف مد اصلی ہی ہو گا۔ جس کی مقدار ایک الف ہے۔

﴿اَلرَّحِیْمِ﴾ کی راء بھی مثل ﴿اَلرَّحْمٰنِ﴾ کے پُر پڑھی جائے گی اور اس میں بھی اس غلطی سے اجتناب کریں گے جس کا ذکر ابھی ﴿اَلرَّحْمٰنِ﴾ کی راء کے اجرا کے ضمن میں ہوا ہے، اور ﴿اَلرَّحِیْمِ﴾ میں بحالتِ وقف المد والوقف کے ضابطہ کی رو سے ضربی وجوہ چھ پیدا ہوں گی۔ اس لئے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موقوف علیہ مکسور ہے۔ جس میں وقف بالاِسکان اور وقف بالروم دونوں جائز ہیں، اور اس سے پہلے حرفِ مدہ میں طول، توسط، قصر، تین وجوہ جائز ہیں۔ پس وقف کی دو قسموں میں سے ہر ایک کے ساتھ مد کی تین وجوہ پڑھنے سے چھ ہی وجوہ بنتی ہیں، لیکن ان میں سے رَوم کے ساتھ طول توسط ناجائز ہیں۔ اس لئے کہ رَوم کی صورت میں موقوف علیہ متحرک ہو جاتا ہے جبکہ طول اور توسط کے لئے کامل سکون کا ہونا ضروری ہے۔ اسلئے باقی چار ہی وجوہ رہ جاتی ہیں۔ (دیکھو معلم التجوید: بحث المد والوقف اور فوائد مکیہ: مقدارِ مد اور اوجہ مد کی بحث)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۂ فاتحہ کا اجراء

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝

﴿اَلْحَمْدُ﴾ میں لام تعریف کا اظہار ہے، اس لئے کہ اس کے بعد حروفِ قمریہ میں سے حاء آرہی ہے (دیکھو معلم التجوید: لام تعریف کے احکام اور فوائد مکیہ: ادغام کی بحث)۔

اور ﴿اَلْ﴾ پر وقف جائز نہیں، نہ اختیاری نہ اضطراری، اس لئے کہ لام، حاء سے از روئے رسم متصل ہے۔ (دیکھو مقدمة الجزرية: باب معرفة المقطوع والموصول کا آخری شعر)۔ اور ایسے ہی ﴿حَمْدُ﴾ سے ابتدا اور اعادہ بھی جائز نہیں، نیز اس میں میم ساکن کا اظہارِ شفوی ہوگا کیونکہ اس کے بعد نہ میم ہے نہ باء۔

﴿لِلّٰهِ﴾ میں اسم الجلالہ سے پہلے چونکہ کسرہ ہے اس لئے یہ لام باریک پڑھا جائے گا، اور اس کے الف کے بعد مدفرعی کا کوئی سبب موجود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں (یعنی نہ ہمزہ ہے نہ سکون) اس لئے اس میں صرف مد طبعی ہوگا۔ جس کی مقدار ایک الف ہے اور اس مقدار کا نام "قصر" ہے۔

﴿رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ کی راء بوجہ مفتوح ہونے کے پُر پڑھی جائیگی ﴿اَلْعٰلَمِیْنَ﴾ کا ہمزہ چونکہ وصلی ہے اسلئے ﴿رَبِّ﴾ کیساتھ ملاکر پڑھنے کی صورت میں گرجائیگا۔ نیز ﴿اَلْعٰلَمِیْنَ﴾ میں لام تعریف کا اظہار ہے۔ اسلئے کہ اسکے بعد اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِیْمَهٗ کے حرفوں میں سے "ع" آرہا ہے، اور اس میں باقی تفصیل وہی ہے جو ابھی ﴿اَلْحَمْدُ﴾ کے لام کے ضمن میں گزری۔ ﴿اَلْعٰلَمِیْنَ﴾ کے ملفوظی الف میں مد طبعی ہے جس کو مد اصلی بھی کہتے ہیں اور اس کی یاء میں بحالتِ وقف مد عارض وقفی ہو گا، چونکہ اس حالت میں حرفِ مد کے بعد "سکون" عارض ہوجائے گا اور اس میں صرف مد ہی کی تین وجوہ ہیں:۔ طول، توسط، قصر۔ اس لئے کہ موقوف علیہ کے مفتوح ہونے کی وجہ سے وقف بالروم اور وقف بالاِشمام جائز نہیں اور اگر اس کا مابعد سے وصل کیا جائے تو اس صورت میں صرف مد طبعی ہوگا اور ﴿اَلرَّحْمٰنِ﴾ کا ہمزہ گرجائیگا: اس لئے کہ لام تعریف کے شروع والا ہمزہ وصلی ہے (دیکھو معلم التجوید: ہمزہ کی قسمیں)۔

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۙ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں لام تعریف کا راء میں ادغام ہوگا اور یہ ادغام خلیلؒ اور سیبویہؒ کے مذہب کی رو سے تو متقاربین ہے کیونکہ وہ لام اور راء کا مخرج الگ الگ بتاتے ہیں اور فَراء کے مذہب کی بناء پر متجانسین ہے۔ اس لئے کہ ان کے نزدیک لام اور راء کا مخرج ایک ہے (دیکھو فوائد مکیہ: مخارج کی بحث کا پہلا فائدہ)۔ اور ان دونوں کلموں کا باقی اجرا وہی ہے جو ﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ کے ضمن میں لکھا جاچکا ہے۔

مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝

﴿مٰلِكِ﴾ کے "ملفوظی الف" میں مد ذاتی ہے۔ جس کو مد اصلی اور مد طبعی بھی کہتے ہیں۔

"ذاتی" تو اس لئے کہ اس پر حرف کی ذات موقوف ہے چنانچہ اگر یہ ادا نہ ہو تو حرف کی ذات ہی باقی نہ رہے اور "طبعی" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ طبیعتِ سلیمہ اس مد کا تقاضا کرتی ہے اور "اصلی" اس لئے کہ یہ مد کی اصلی مقدار ہے (دیکھو معلم التجوید: مد کی بحث)۔

﴿يَوْمِ الدِّيْنِ﴾ اصل میں ﴿يَوْمِ - اَلْ - دِيْنِ﴾ ہے ﴿اَلْ﴾ کا ہمزہ چونکہ وصلی ہے اس لئے ﴿يَوْمِ﴾ کو ﴿اَلدِّيْنِ﴾ سے ملانے کی صورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں گر گیا ہے اور ''لام تعریف'' کے بعد چونکہ حروفِ شمسیہ میں سے دال ہے اس لئے لام کا اس میں ادغام ہوا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں ادغام کے موقعوں میں لام پر جزم کی علامت نہیں بنائی گئی اور یہ ادغام ''ادغامِ متقاربین'' کہلاتا ہے، اسلئے کہ جو ادغام نہ مثلین ہو نہ متجانسین، وہ متقاربین ہی ہوگا کیونکہ ادغام کی صرف تین ہی قسمیں ہیں (دیکھو فوائد مکیہ: ادغام کی بحث)۔

﴿اَلدِّیْنِ﴾ کی یاء پر بحالتِ وقف مد عارض وقفی ہوگا اور ملا کر پڑھنے کی صورت میں مد طبعی ہوگا اور اس میں بھی وقفاً وہی چھ وجہیں ہیں جو ابھی اوپر ﴿اَلرَّحِیْمِ﴾ کے ضمن میں گزریں۔

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ ۝

﴿اِیَّاکَ﴾ اور ﴿وَاِیَّاکَ﴾ دونوں کے ''الف'' میں مد طبعی ہے اور وجہ ابھی اوپر ﴿مٰلِکِ﴾ کے اجرا میں گزری ہے۔

﴿نَسْتَعِیْنُ﴾ اس میں بحالتِ وقف مد عارض وقفی ہوگا۔ جس میں طول، توسط، قصر، تینوں وجہیں جائز ہیں اور چونکہ موقوف علیہ یعنی ''نون'' مضموم ہے اس لئے بحالتِ وقف، ''المد والوقف'' کے قاعدہ کی رو سے اس میں ضربی وجوہ نو پیدا ہوں گی یعنی:۔

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

طولؔ توسطؔ قصرؔ مع الاسکان

طولؔ توسطؔ قصرؔ مع الاشمام

طولؔ توسطؔ قصرؔ مع الروم

ان میں سے ۱ تا ۶ اور ۹ (یعنی قصر مع الروم) یہ سات وجوہ تو جائز ہیں اور باقی دو وجوہ ۷ اور ۸ یعنی طول مع الروم اور توسط مع الروم ناجائز ہیں اور ان کے ناجائز ہونے کی وجہ یہاں بھی وہی ہے جو ﴿اَلرَّحِیْمِ﴾ کے ضمن میں گزری۔ (دیکھو فوائد مکیہ: اوجہ مد اور معلم التجوید: المد والوقف کی بحث)۔ اور اگر ﴿نَسْتَعِیْنُ﴾ کا مابعد سے وصل کریں تو اس صورت میں چونکہ مد فرعی کا سبب یعنی سکون زائل ہو جائیگا، اسلئے اب صرف مد اصلی ہوگا اور ﴿اِھْدِنَا﴾ کا ہمزہ وصلی ہونے کی وجہ سے گر جائے گا۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۙ

﴿اِھْدِنَا﴾ کا ہمزہ وصلی ہے۔ اس لئے کہ یہ امر حاضر کا صیغہ ہے اور باب اِفعال سے نہیں ہے، اس لئے اگر ﴿نَسْتَعِیْنُ﴾ کو اس کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے تو یہ گر جائیگا اور اگر یہاں سے ابتدا کریں گے تو یہ مکسور پڑھا جائے گا، اس لئے کہ اس سمیت فعل کا تیسرا حرف یعنی دال مکسور ہے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ یہ ہے کہ اگر ہمزہ سمیت فعل کا تیسرا حرف مضموم بضمّہ اصلی ہو تو ہمزہ وصلی مضموم ہوتا ہے ورنہ مکسور۔ (دیکھو فوائد مکیہ، معلم التجوید اور المقدمۃ الجزریہ: ہمزہ کی بحث)۔

﴿اِھْدِنَا﴾ کا الف اور ﴿اَلصِّرَاطَ﴾ کا ہمزہ دونوں ہی گر جائیں گے۔ ہمزہ تو اس لئے کہ وصلی ہے کیونکہ ﴿اَلْ﴾ کا ہمزہ وصلی ہی ہوتا ہے اور الف اجتماعِ ساکنین علٰی غیر حدہٖ کی وجہ سے۔ اس لئے کہ دو ساکن دو کلموں میں جمع ہیں اور پہلا مدہ ہے۔ (دیکھو معلم التجوید: اجتماعِ ساکنین کی بحث)۔

اور ﴿اَلصِّرَاطَ﴾ کے لامِ تعریف کا "ص" میں ادغام ہوگا، اس لئے کہ "ص" حروفِ شمسیہ میں سے ہے، کیونکہ یہ حروفِ قمریہ کے مجموعہ "اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ" کے حرفوں میں سے نہیں۔

﴿اَلْمُسْتَقِيْمَ﴾ کا ہمزہ بھی وصلی ہونے کی وجہ سے گر جائیگا اور لام تعریف کا اظہار ہوگا۔ اس لئے کہ اس کے بعد "میم" ہے جو حروفِ قمریہ میں سے ہے جن کا مجموعہ "اِبْغِ... الخ" ہے اور اگر اس پر وقف کریں گے تو مد عارض پیدا ہوگا ورنہ مد اصلی۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ۬ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۧ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿صِرَاطَ الَّذِيْنَ﴾ کی راء بوجہ مفتوح ہونے کے پُر پڑھی جائے گی، اور یہ الف بھی پُر پڑھا جائے گا، کیونکہ قاعدہ یہ ہے کہ اگر الف سے پہلے کوئی حرف پُر ہو تو الف بھی پُر پڑھا جائے گا اور اگر باریک حرف ہو گا تو الف بھی باریک پڑھا جائے گا۔ (تفصیل کیلئے دیکھو معلم التجوید: باب دوم کی پہلی فصل)

﴿اَلَّذِيْنَ﴾ کا ہمزہ چونکہ وصلی ہے اس لئے حذف ہوجائیگا۔

﴿اَنْعَمْتَ﴾ میں نون ساکن اور میم ساکن دونوں کا اظہار ہے۔ نون کا تو اس لئے کہ اس کے بعد حروفِ حلقی میں سے عین ہے اور اس اظہار کو اظہارِ حلقی کہتے ہیں۔ (دیکھو جمال القرآن: لمعہ نمبر ١٠)۔ اور میم کا اظہار اس لئے ہے کہ اس کے بعد نہ میم ہے نہ باء۔ اور اس اظہار کو اظہارِ شفوی کہتے ہیں اور اظہار کا مطلب یہ ہے کہ نون اور میم کو ان کے اپنے ہی مخرجوں سے (یعنی نون کو تو سرا زبان اور تالو سے اور میم کو دونوں ہونٹوں کی خشکی سے) بغیر غنہ زمانی کے ادا کیا جائے۔ (دیکھو معلم التجوید: نون ساکن اور تنوین کے احکام)۔ اور چونکہ یہ (یعنی اَنْعَمْتَ) بابِ اِفعال سے ماضی کا صیغہ ہے، اس لئے اس کا ہمزہ قطعی ہے۔ اس لئے یہ وصل اور ابتدا دونوں ہی حالتوں میں ثابت رہے گا۔

﴿عَلَيْهِمْ غَيْرِ﴾ یہاں بھی میم ساکن کا اظہارِ شفوی ہے اور وجہ وہی ہے جو ابھی ﴿اَنْعَمْتَ﴾ کے میم کے اجرا میں گزری اور ﴿غَيْرِ﴾ کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

راء بوجہ مکسور ہونے کے باریک پڑھی جائے گی۔

﴿اَلْمَغْضُوْبِ﴾ کا ہمزہ وصلی ہونے کی وجہ سے گر جائیگا اور اس کے واؤ میں مد طبعی ہو گا۔

﴿عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کے میم ساکن میں بھی اظہار ہے کیونکہ اسکے بعد نہ میم ہے نہ باء، اور اس اظہار میں زیادہ اہتمام کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے کہ واؤ میم کا ہم مخرج ہے، اگر اہتمام نہ کیا جائے تو میم میں اخفاء ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ علامہ جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔
وَاحْذَرْ لَدَا وَاوٍ وَّفَآ اَنْ تَخْتَفِىْ (جزری شعر: ۶۴)

لیکن اظہار کے اہتمام میں اتنا مبالغہ بھی نہیں کرنا چاہئے کہ میم کا سکون حرکت کے مشابہ ہو جائے۔ (دیکھو جمال القرآن لمعہ نمبر۹، معلم التجوید باب دوم کی دوسری فصل میں میم ساکن کا بیان اور فوائد مکیہ باب دوم کی تیسری فصل)

اور ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ اصل میں ﴿وَلَا - اَلْ - ضَآلِّيْنَ﴾ ہے۔ ﴿لَا﴾ کا الف اور ﴿اَلْ﴾ کا ہمزہ دونوں حذف ہوں گے اور لام تعریف کا ضاد میں ادغام ہو گا اور اس حذف وادغام کی وجہ یہاں بھی وہی ہے جو ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ﴾ کے اجرا میں بیان ہوئی، وہاں پھر دیکھ لو۔ اور ﴿اَلضَّآلِّيْنَ﴾ کا الف پُر پڑھا جائے گا کیونکہ اس سے پہلے پُر حرف ہے نیز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الف کے بعد لام مشدد ہے اور چونکہ مشدد حرف میں پہلا حرف ساکن ہوتا ہے اور یہ سکون لازمی ہوتا ہے اس لئے یہاں مد لازم کلمی مثقل ہوگا۔

"لازم" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ سکون عارضی نہیں بلکہ لازمی ہے۔

"کلمی" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ الف اور حرفِ ساکن دونوں کلمہ میں ہیں، حروفِ مقطعات میں نہیں۔

اور "مثقل" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ لام محض ساکن نہیں بلکہ مشدد ہے۔

اور اس مد میں صرف طول ہوگا۔ جس کی مقدار ایک قول کی رو سے تین الف اور دوسرے قول کی رو سے پانچ الف ہے، اور پھر ﴿وَلَا الضَّآلِّيْنَ﴾ کی یاء میں مد عارض وقفی بھی ہوگا چونکہ نون کا سکون عارضی ہے، اور اس میں چونکہ وقف، اسکان ہی کے ساتھ ہوسکتا ہے اس لئے اس میں صرف تین ہی وجوہ ہوں گی یعنی :۔

طول، توسط، قصر مع الاسکان۔

مکتبۃ القراءۃ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سورۂ بقرہ کا اجراء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝

چونکہ ہم اوپر سے پڑھتے آرہے ہیں اور سورۃ درمیان قراءت میں شروع ہوئی ہے، اسلئے اس صورت کا نام "ابتدائے سورۃ درمیان قراءت" ہے۔ اس میں وصل اول فصل ثانی کے سوا باقی تینوں صورتیں یعنی وصل کل فصل کل، فصل اول وصل ثانی جائز ہیں۔ ان میں سے بہتر صورت فصل اول وصل ثانی ہے کیونکہ اس سے یہ بات اچھی طرح واضح ہوجاتی ہے کہ "بسم اللہ" کا تعلق شروع سورۃ سے ہے ختم سورۃ سے نہیں۔ اور وصل اول فصل ثانی کے ناجائز ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ "بسم اللہ" کا تعلق ختم سورۃ سے ہے، حالانکہ یہ غلط ہے۔

بسم اللہ کا اجرا پہلے ہوچکا ہے۔

الٓمّٓ ۝۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں لام اور میم دونوں کا مد "مد لازم حرفی" ہے۔ حرفی تو اس لئے کہ یہ دونوں حروفِ مقطّعات میں سے ہیں، اور لازم اس لئے کہ حرفِ مد کے بعد سکونِ لازم ہے البتہ اتنا فرق ہے کہ پہلا "حرفی مثقل" ہے اور دوسرا "حرفی مخفف"۔ اور یہ اس لئے کہ پہلے میم کا سکون دوسرے میم سے مل کر مشدد پڑھا جاتا ہے اور دوسرے کا سکون، سکونِ مخفف ہے، دونوں کی مقدار جمہور کے نزدیک برابر ہے (دیکھو فوائد مکیہ: اوجہ مد کی بحث) اور ان دونوں میں طول ہوتا ہے۔ جس کی مقدار ایک قول کی رو سے تین الف اور دوسرے قول کی رو سے پانچ الف ہے جیسا کہ ابھی اوپر گزرا۔ نیز پہلے میم ساکن کا دوسرے میم میں ادغام شفوی ہوگا اور تشدید کی بناء پر غنہ زمانی بھی ہوگا اور دوسرے میم ساکن کا اظہارِ شفوی ہوگا کیونکہ اس کے بعد نہ میم ہے نہ باء۔
(دیکھو معلم التجوید: تتمہ میں حروفِ مقطّعات کی بحث)

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ ۛ فِيْهِ ۛ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝۲

﴿ذٰلِكَ الْكِتٰبُ﴾ اسکے دونوں ملفوظی الفوں میں مد اصلی ہے اور وجہ ظاہر ہے۔ اس کے علاوہ اس میں دو قاعدے اور ہیں، جو طلباء خود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بتائیں۔ اس لئے کہ یہ قاعدے ابھی اوپر گزرے ہیں۔

﴿لَا رَیْبَ﴾ اس میں اور ﴿فِیْهِ﴾ دونوں پر اگر وقف کریں تو ضربی وجوہ نو پیدا ہوں گی۔ اس لئے کہ دونوں میں سے ہر ایک میں تین تین وجوہ ہیں۔ پس ﴿رَیْبَ﴾ کے قصر کے ساتھ تو ﴿فِیْهِ﴾ میں تینوں اور اس کے توسط کے ساتھ اس میں صرف دو اور ﴿رَیْبَ﴾ کے طول کے ساتھ ﴿فِیْهِ﴾ میں صرف طول ہی ہوگا اور باقی تین یعنی ﴿رَیْبَ﴾ کے توسط کے ساتھ ﴿فِیْهِ﴾ میں قصر اور پہلے کے طول کے ساتھ ثانی میں قصر و توسط، یہ تین ناجائز ہیں، اور وجہ یہ ہے کہ ان میں ضعیف کی قوی پر ترجیح ہو جاتی ہے۔ اس لئے کہ "مدلین عارض" ضعیف ہے اور "عارض" قوی۔ (دیکھو فوائد مکیہ: اوجہ مد کی بحث)

www.kitabosunnat.com

یہ وجوہ ہم نے اجرا کے پیش نظر لکھ دی ہیں، ورنہ عام طور پر عادت یہی ہے کہ وقف ﴿فِیْهِ﴾ پر کرتے ہیں ﴿لَا رَیْبَ﴾ پر نہیں۔ اور اگر ﴿لَا رَیْبَ﴾ پر وقف کریں تو پھر ﴿فِیْهِ﴾ پر وقف نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ ﴿فِیْهِ﴾ ترکیبی لحاظ سے بے تعلق ہو جائے گا۔ اس صورت میں ﴿لَا رَیْبَ﴾ میں صرف طول، توسط، قصر بالاِسکان، تین وجہیں ہوں گی، اور ﴿فِیْهِ﴾ کی ھاء میں صلہ نہ ہوگا، اس لئے کہ اسکا ماقبل ساکن ہے اور صلہ کیلئے یہ ضروری ہے کہ دونوں طرف متحرک حرف ہوں اور اس کی ھاء کا ﴿هُدًى﴾ کی ھاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں باوجود اجتماعِ مثلین کے ادغام نہ ہوگا۔ اس لئے کہ یہاں شرطِ ادغام موجود نہیں۔ (یعنی پہلا حرف ساکن نہیں ہے)۔ (دیکھو معلم التجوید ادغام کی تفصیلی بحث)۔

﴿هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ﴾ اس میں تنوین کا یرملون کے قاعدے کی رو سے لام میں ادغام بلا غنہ ہوگا۔ یہ ادغام خلیل اور سیبویہ کے مذہب پر تو متقاربین اور فَراء کے نزدیک متجانسین ہے۔ وجہ یہ ہے کہ خلیل اور سیبویہ کے نزدیک نون اور لام کا مخرج الگ الگ ہے اور فَراء کے نزدیک دونوں کا مخرج ایک ہے۔ جبکہ طیبہ کے طریق سے اس میں ادغام بالغنّہ بھی ثابت ہے۔ (دیکھو فوائد مکیہ: نون ساکن اور تنوین کے احکام)۔

﴿لِلْمُتَّقِيْنَ﴾ میں ایک قاعدہ لام تعریف سے متعلق ہے اور ایک یاء مدہ سے۔ یہ دونوں قاعدے خود طلباء بیان کریں۔

الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ③

﴿اَلَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ﴾

اس میں جو قاعدے جاری ہوئے ہیں وہ خود طلباء بیان کریں۔

﴿اَلصَّلٰوةَ﴾ اگر اس پر وقف کریں گے تو یہ وقف بالاِبدال کہلائے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گا۔ اس لئے کہ اس کی تاء وقفاً ھائے ساکنہ سے بدل جائے گی۔ (دیکھو معلم التجوید: کیفیتِ وقف کی بحث)

﴿وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ﴾

﴿مِمَّا﴾ اگرچہ اصل کی رو سے ﴿مِنْ﴾ جارہ اور ﴿مَا﴾ موصولہ سے مرکب ہے، لیکن یہاں چونکہ موصول ہے اس لئے رسم کی اتباع کی بناء پر ﴿مِنْ﴾ پر کسی قسم کا وقف جائز نہیں۔ (دیکھو مقدمہ جزری: باب معرفة المقطوع والموصول)۔ نیز ایسے ہی ﴿رَزَقْنٰهُمْ﴾ میں بھی ﴿رَزَقْنَا﴾ پر باوجودیکہ یہ معنیٰ کی رو سے مستقل کلمہ ہے، وقف جائز نہیں۔ اسلئے کہ ﴿هُمْ﴾ سے موصول ہے اور ایسے ہی ﴿هُمْ﴾ سے اعادہ بھی جائز نہیں (دیکھو شرح جزری باب معرفة المقطوع والموصول معارف: ۳ صفحہ: ۳۴۷)۔ اور ﴿هُمْ﴾ کے میم سے متعلق ایک آسان سا قاعدہ ہے جو طلباء خود بیان کریں۔

﴿يُنْفِقُوْنَ﴾ اس کے نون میں اخفاء ہے۔ اس لئے کہ اس کے بعد نہ حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف ہے نہ حروفِ یرملون میں سے اور نہ باء ہے، اور اس کے واؤ میں مد عارض ہے، وجہ ظاہر ہے، اور اس پر وقف کافی ہے، اس لئے کہ مابعد سے معنوی تعلق تو ہے یعنی اس کے بعد کی آیات میں وہی مضمون ہے جو سابق میں ہے لیکن لفظی اور ترکیبی تعلق نہیں، لہٰذا اس پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وقف کرنے کی صورت میں مابعد سے ابتدا ہوگی، ماقبل سے اعادہ کی ضرورت نہیں۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ ۚ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴

﴿وَالَّذِيْنَ﴾ کی یاء اور ﴿يُؤْمِنُوْنَ﴾ کے واؤ میں کونسا مد ہے نیز یہ کہ ﴿وَالَّذِيْنَ﴾ کے واؤ اور لام کے درمیان جو ہمزہ بصورت الف لکھا ہوا ہے وہ پڑھنے میں کیوں نہیں آتا، ان دونوں سوالوں کا جواب طلباء خود دیں؟

﴿بِمَآ اُنْزِلَ﴾ اور ﴿وَمَآ اُنْزِلَ﴾ دونوں کے الف میں مدِ منفصل ہے۔ اس لئے کہ حرفِ مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہے اور اس میں بھی مدِ متصل کی طرح توسط ہوتا ہے، جس کی مقدار ایک قول کی رو سے دو الف، دوسرے قول کی رو سے اڑھائی الف، اور تیسرے قول میں چار الف ہے اور اس مقدار میں مدہ کی اصل مقدار بھی شامل ہے۔ (دیکھو فوائد مکیہ: مقدار اور اوجہ مد کی بحث اور جمال القرآن: لمعہ نمبر ۱۱ حاشیہ نمبر ۷) البتہ اس میں جزری کے طریق سے قصر بھی جائز ہے۔

﴿مِنْ قَبْلِكَ﴾ کے نونِ ساکن میں اخفاء ہے، کیونکہ اس کے بعد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف ہے کہ اظہار ہو، نہ حروفِ یرملون میں سے کوئی حرف ہے کہ ادغام کیا جائے اور نہ اقلاب کا حرف یعنی باء ہے۔ پس جب تینوں میں سے کوئی نہیں تو اخفاء متعین ہوگیا۔ (دیکھو مقدمۃ الجزری: باب احکام النون الساکنۃ والتنوین کے آخری شعر کا دوسرا مصرعہ)

﴿قَبْلِكَ﴾ کی باء چونکہ ساکن ہے، اس لئے قلقلہ کا اہتمام کیا جائے گا۔ جیسا کہ علامہ جزری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:۔ وَبَيِّنَنْ مُقَلْقَلًا اِنْ سَكَنَا (جزری: شعر۳۹)

﴿وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝۴﴾

﴿وَبِالْاٰخِرَةِ﴾ کے لام تعریف کا اظہار ہے۔ اس لئے کہ اس کے بعد "اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ" کے حرفوں میں سے ہمزہ ہے۔ اسی لئے لام پر جزم کی علامت بنی ہوئی ہے۔

﴿اٰخِرَةِ﴾ کی راء اور ﴿هُمْ﴾ کے میم اور ﴿يُوْقِنُوْنَ﴾ کے دونوں واوں میں جو قاعدے جاری ہوتے ہیں وہ طلباء خود بتائیں؟

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۖ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿أُولَـٰٓئِكَ﴾ کے ملفوظی الف میں مد متصل ہے۔ اس لئے کہ اس کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہے (دیکھو المقدمۃ الجزریہ : باب المدات کا تیسرا شعر)

﴿عَلَىٰ﴾ میں ایک بہت ہی آسان سا قاعدہ ہے۔

﴿هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ﴾ میں ﴿هُدًى﴾ کی تنوین کا میم میں اور ﴿مِنْ﴾ کے نون ساکن کا ﴿رَبِّهِمْ﴾ کی راء میں ادغام ہے، یہ کیوں ہے اور کونسا ہے، ان دونوں باتوں کا جواب طلباء خود دیں؟

﴿رَبِّهِمْ﴾ کی راء اور میم میں، ﴿وَأُولَـٰٓئِكَ﴾ کے الف اور ﴿الْمُفْلِحُونَ﴾ کے ہمزہ اور اس کے واؤ میں جو قاعدے جاری ہوتے ہیں، وہ بھی طلباء خود بتائیں۔ نیز یہ بھی بتائیں کہ ﴿هُمْ﴾ کے میم پر ضمہ کس قاعدہ سے آیا ہے؟

إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَأَنذَرْتَهُمْ أَمْ لَمْ تُنذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ۝٦

﴿إِنَّ الَّذِينَ﴾ میں ﴿إِنَّ﴾ کا نون مشدد ہے۔ اس لئے اس میں ایک الف کے برابر غنہ ہوگا۔

﴿ءَأَنذَرْتَهُمْ﴾ میں چونکہ دو ہمزے جمع ہیں اس لئے اس بات کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورا خیال رکھنا چاہئے کہ دونوں صاف اور تحقیق سے ادا ہوں، کیونکہ خیال نہ رکھنے سے ایسے موقعوں میں بسا اوقات ثانی ہمزہ میں تسہیل ہو جاتی ہے بلکہ بعض دفعہ تو سرے سے حذف ہو جاتا ہے۔ (دیکھو معلم التجوید: دوسرے باب کی پانچویں فصل اور فوائد مکیہ: ہمزہ کے احکام)

﴿اَلَّذِيْنَ﴾ کی یاء، ﴿كَفَرُوْا﴾ کے واوٗ اور ﴿سَوَآءٌ﴾ کے الف میں کونسا مد ہے۔ نیز یہ کہ ﴿سَوَآءٌ﴾ کی تنوین ﴿عَلَيْهِمْ﴾ کی میم ﴿ءَاَنْذَرْتَهُمْ﴾ اور ﴿اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ﴾ کے نون اور میم میں کون کونسے قاعدے جاری ہوئے ہیں، نیز یہ کہ ﴿لَا يُؤْمِنُوْنَ﴾ کے الف اور واوٗ میں کیا قاعدہ ہے، یہ سب چیزیں طلباء خود بیان کریں؟

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ ؕ وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ ۫ وَّلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۧ

اس میں لفظ ﴿اَللّٰهُ﴾ کا لام پُر ہے اس لئے کہ اس سے پہلے حرف پر فتحہ ہے اور دونوں ہی لام پُر پڑھے جائیں گے، اسم الجلالہ کا بھی اور تعریف کا بھی۔ اسم الجلالہ کا تو اس لئے کہ ماقبل فتحہ ہے اور لام تعریف کا اس لئے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا دوسرے لام میں ادغام ہو رہا ہے، اور یہ ادغام "ادغام مثلین" ہے اور مثلین میں ادغام تام ہی ہوتا ہے، ناقص نہیں۔

﴿عَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ﴾ اور ﴿غِشَاوَةٌ﴾ کے الف اور ﴿قُلُوْبِهِمْ﴾ کے واؤ میں کونسا مد ہے۔ نیز یہ کہ ﴿قُلُوْبِهِمْ۔ سَمْعِهِمْ۔ اَبْصَارِهِمْ﴾ اور ﴿وَلَهُمْ﴾ کے میم میں اور ﴿عَذَابٌ﴾ کے تنوین میں جو جو قاعدے جاری ہوتے ہیں وہ بھی طلباء خود ہی بتائیں؟

﴿غِشَاوَةٌ﴾ اگر اس پر وقف کریں گے تو "ۃ" ھائے ساکنہ سے بدل جائے گی اور یہ وقف بالاِبدال کہلائے گا۔ مزید تشریح آگے لفظ ﴿خَصَاصَةٌ﴾ (صفحہ: ۱۰۷) کے ضمن میں آئے گی۔

﴿عَظِيْمٌ﴾ کی یاء میں مد عارض وقفی ہے، جس میں طول، توسط قصر، تینوں جائز ہیں اور موقوف علیہ چونکہ مضموم ہے اس لئے اس پر وقف بھی تین طرح سے ہوسکتا ہے:۔ یعنی بالاِسکان، بالاِشمام اور بالروم۔ پس وقف کی تین کو مد کی تین میں ضرب دینے سے کل نو وجوہ پیدا ہوتی ہیں۔ جن میں سے سات جائز اور دو یعنی طول توسط مع الروم ناجائز ہیں۔ اس لئے کہ طول توسط کے لئے حرفِ مد کے بعد سکون کا ہونا ضروری ہے جو کہ رَوم کی وجہ سے باقی نہیں رہتا۔ (دیکھو فوائد مکیہ: اوجہ مد کی بحث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ: بعض لوگ ﴿خَتَمَ اللّٰهُ﴾ سے شروع کر کے ﴿وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ﴾ پر وقف کر دیتے ہیں، جو کہ صحیح نہیں، کیونکہ ﴿وَعَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ﴾، ﴿خَتَمَ اللّٰهُ﴾ کے متعلق نہیں بلکہ یہ ﴿غِشَاوَةٌ﴾ کی خبر مقدم ہے اور ﴿غِشَاوَةٌ﴾ اس کا مبتدا مؤخر ہے۔ پس اس پر وقف کرنا "وقفِ قبیح" ہے، کیونکہ یہ جملہ کے جز پر ہے۔ یا آسان لفظوں میں یوں سمجھو کہ ﴿اَبْصَارِهِمْ﴾ پر وقف کرنے سے معنٰی یہ مفہوم ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کافروں کے دلوں پر، ان کے کانوں پر اور انکی آنکھوں پر مہر لگا دی ہے۔ حالانکہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کفار کے دلوں اور ان کے کانوں پر مہر لگا دی ہے اور انکی آنکھوں پر پردہ ہے۔ پس ﴿عَلٰٓى اَبْصَارِهِمْ﴾ کا تعلق ﴿غِشَاوَةٌ﴾ کے ساتھ ہے نہ کہ ﴿خَتَمَ اللّٰهُ﴾ کیساتھ۔

ایسے ہی بعض لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ دوسرے رکوع میں ﴿وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ﴾ سے شروع کر کے ﴿اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ﴾ پر وقف کرتے ہیں، یہ بھی مناسب نہیں اس لئے کہ ﴿وَاِذَا خَلَوْا اِلٰى شَيٰطِيْنِهِمْ﴾ یہ جملہ بطورِ شرط ہے اور ﴿قَالُوْٓا اِنَّا مَعَكُمْ﴾ اس کی جزا ہے۔ پس شرط پر بلا جزا کے وقف کرنا نامناسب ہے۔

ایسے ہی بعض لوگ اسی رکوع کی آخری آیت میں ﴿مَشَوْا فِيْهِ﴾ پر وقف کر کے ﴿وَاِذَآ اَظْلَمَ﴾ سے ابتدا کرتے ہیں، یہ بھی مناسب نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کہ وقف کے بارے میں احسن یہ ہے کہ جس مضمون کے دو متقابل حصے ہوں تو قاری دوسرے حصے کے ختم پر وقف کرے، کیونکہ پہلے پر وقف کرنے سے کلام کا حسن اور اس کی خوبی ظاہر نہیں ہوتی۔ پس یہاں بھی ﴿كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَشَوْا فِيْهِ﴾ ایک حصہ ہے اور ﴿وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا﴾ اس کا دوسرا حصہ ہے۔ وضاحت ترجمہ میں غور کرنے یا کسی عالم سے دریافت کرنے سے سمجھ میں آسکتی ہے۔ تفصیل انشاء اللہ الرحمٰن "التبیان" میں آئے گی۔

ایسے ہی بعض لوگ رکوع نمبر۴ میں ﴿قَالَ يٰٓاٰدَمُ﴾ سے شروع کر کے دوسرے ﴿بِاَسْمَآئِهِمْ﴾ پر وقف کر دیتے ہیں، یہ بھی نامناسب ہے۔ اس لئے کہ جملہ ﴿فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ﴾ شرط کے طور پر ہے اور ﴿قَالَ اَلَمْ... الخ﴾ جزا کے طور پر۔ (دیکھو توضیحات مرضیہ حاشیہ فوائد مکیہ: وقف کی بحث)

یہ چند مواقع بطورِ نمونہ ذکر کر دیئے ہیں۔ جن سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ دورانِ تلاوت مناسب اور صحیح موقع پر وقف کرنا کس قدر ضروری ہے اور بے موقع وقف کرنے سے کلام کے معنٰی میں کس قدر خلل واقع ہو جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ ۝٨

﴿وَمِنَ النَّاسِ﴾ یہ اصل میں ﴿وَمِنْ - اَلْ - نَاسِ﴾ تھا پھر لام تعریف کا نون میں ادغام ہوگیا۔ اس لئے کہ نون "اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ" کے حرفوں میں سے نہیں ہے، اور یہی وجہ ہے کہ لام پر جزم کی علامت نہیں بنائی گئی۔ یہ ادغام ایک قول کی رو سے متجانسین ہے اور دوسرے قول کی رو سے متقاربین۔ اقوال کی وضاحت طلباء خود کریں؟ پھر درج کلام میں واقع ہونے کی وجہ سے ﴿اَلْ﴾ کا ہمزہ ساقط ہونے کے بعد ﴿مِنْ﴾ جارہ کے نون اور لام تعریف میں اجتماعِ ساکنین ہوا، اور صورت یہ ہے کہ دو ساکن دو کلموں میں ہیں اور پہلا مدہ نہیں ہے، اسلئے پہلے ساکن کو ﴿مِنْ﴾ جارہ کا نون ہونے کی وجہ سے فتحہ دے دیا۔

﴿مَنْ يَّقُوْلُ﴾ اس میں نون ساکن کا یاء میں ادغام ہوا ہے اور یہ ادغام متقاربین ناقص ہے۔ اس لئے کہ جو ادغام نہ مثلین ہو اور نہ متجانسین، وہ متقاربین ہی ہوتا ہے، اور یہ ناقص اس لئے ہے کہ نون کی صفتِ غنہ باقی ہے۔ (دیکھو فوائد مکیہ: ادغام کی بحث)

﴿وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ﴾ اس میں میم ساکن کا اخفاء ہے۔ اس لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ اس کے بعد باء ہے، لیکن اس اخفاء کا مطلب وہ نہیں جو نون کے اخفاء کا ہے، بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ حرف کی ذات کو ذرا کمزور کر کے ادا کرتے ہیں۔ (دیکھو معلم التجوید: میم ساکن کی بحث) اور اس آیت میں باقی جو قاعدے جاری ہوتے ہیں وہ طلباء خود بیان کریں۔

يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۚ وَمَا يَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ؕ﴿۹﴾

اس آیت کا اجرا بھی طلباء خود ہی نکالیں؟ آسان ہے!

فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ ۙ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ ۙ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ ﴿۱۰﴾

﴿فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ﴾ اس میں میم کا میم میں ادغام ہوا ہے، اور یہ ادغام صغیرِ مثلین کہلاتا ہے۔ صغیر تو اس لئے کہ مدغم ادغام سے پہلے بھی ساکن تھا، اور مثلین اس لئے کہ ہر وہ دو حرف جو مخرجاً اور صفتاً ایک ہوں، مثلین کہلاتے ہیں، لیکن اصطلاح میں اس ادغام کو ادغامِ شفوی کہتے ہیں۔ (دیکھو معلم التجوید: باب دوم کی دوسری فصل)۔ اور باقی کتابوں میں اس ادغام کو میم ساکن

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے احکام کے سلسلہ میں بیان کیا ہے، لیکن جزریہ میں اس ادغام کا ثبوت وَاَوَّلَی مِثْلٍ... الخ (شعر:۵۰) ہی میں ملتا ہے۔

﴿مَرَضٌ فَزَادَهُمُ﴾ میں نونِ تنوین کا اخفاء ہے۔ اس لئے کہ اس کے بعد نہ تو حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف ہے نہ حروفِ یرملون میں سے اور نہ باء ہے۔ پس جب ان تینوں میں سے کوئی حرف نہ ہو تو پھر اخفاء ہی ہوتا ہے۔ (دیکھو المقدمۃ الجزریہ : احکام النون الساکنۃ والتنوین کے آخری شعر کا دوسرا مصرعہ)۔

www.kitabosunnat.com

﴿فَزَادَهُمُ اللّٰهُ﴾ اصل میں ﴿فَزَادَهُمْ ۔ اَللّٰهُ﴾ ہے۔ پھر ﴿اَللّٰهُ﴾ کا ہمزہ چونکہ وصلی ہے اس لئے درج کلام میں ساقط ہوگیا، پھر جمع کے میم اور اللہ کے لام میں اجتماعِ ساکنین ہوا۔ اس لئے جمع کے میم کو ضمہ کی حرکت دیدی۔ (دیکھو معلم التجوید: بحث اجتماعِ ساکنین)

﴿مَرَضًا﴾ اگر یہاں وقف کریں تو تنوین کو الف سے بدل دیں گے اور یہ وقف بالاِبدال کہلائے گا اور محل کے اعتبار سے وقف کافی ہوگا۔ اس لئے کہ اس کا مابعد سے ازروئے ترکیب تو کوئی تعلق نہیں البتہ معنیٰ اور مضمون کی رو سے تعلق ہے، کیونکہ جس گروہ کا ذکر سابقہ آیتوں میں ہے اسی گروہ کا ذکر آئندہ آیتوں میں بھی ہے اور اگر ملا کر پڑھیں گے تو تنوین کا واؤ میں بقاعدہ یرملون ادغام مع الغنّہ ہوگا اور یہ ادغام بھی مثل ﴿مَنْ يَّقُوْلُ﴾ کے ادغامِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

متقاربین ناقص کہلائیگا۔ متقاربین ناقص کہنے کی وجہ یہاں بھی بالکل وہی ہے جو ابھی کچھ اوپر ﴿مَنْ یَّقُوْلُ﴾ میں گزری۔

﴿عَلِیْمٌۢ بِمَا کَانُوْا﴾ اس کی تنوین میں اقلاب ہے۔ چونکہ اس کے بعد بار ہے اس لئے وصلاً اسکو میم سے بدل دیتے ہیں اور پھر اسکو بعینہٖ اسی طرح پڑھتے ہیں کہ جس طرح ﴿وَمَا ھُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ﴾ کو۔ اس آیت کے باقی قاعدے خود بیان کیجئے؟ آسان ہیں!

وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ ۙ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ﴿۱۱﴾

﴿وَاِذَا قِیْلَ لَھُمْ﴾ اس میں لام کا لام میں ادغام اس لئے نہیں ہوا کہ شرطِ ادغام موجود نہیں یعنی پہلا حرف ساکن نہیں۔ (دیکھو معلم التجوید: ادغام کی بحث)

﴿فِی الْاَرْضِ﴾ اصل میں ﴿فِیْ۔ اَلْاَرْضِ﴾ تھا پھر ﴿اَلْ﴾ کا ہمزہ حذف ہوگیا، اور پھر دو ساکن یعنی ﴿فِیْ﴾ کی یاء اور ﴿اَلْاَرْضِ﴾ کا "لامِ تعریف" اس طرح جمع ہوئے کہ دونوں دو کلموں میں ہیں اور پہلا مدہ ہے، اس لئے پہلے کو حذف کر دیا، اور ﴿اَلْاَرْضِ﴾ میں لام تعریف کا اظہار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ وجہ ظاہر ہے۔ ﴿اَرْضِ﴾ کی راء چونکہ ساکن ہے اور ماقبل مفتوح اس لئے پُر ہوگی۔ ضاد چونکہ رخوہ ہے اس لئے نرم پڑھا جائے گا اور پھر مستعلیہ ومطبقہ ہے اس لئے خوب پُر ہوگا لیکن مکسور ہونے کی وجہ سے اس کی تفخیم بہ نسبت فتحہ اور ضمہ کے کم ہوگی۔ (دیکھو فوائد مکیہ: باب نمبر۲ کی پہلی فصل)

﴿قَالُوْا﴾ کے واؤ میں مدِ منفصل اور ﴿مُصْلِحُوْنَ﴾ کے واؤ میں مد عارض وقفی ہے۔ اس کے علاوہ اس آیت میں پانچ مدیں اور ایک قاعدہ اور ہے جو طلباء خود بتائیں؟

اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ﴿۱۲﴾

﴿اَلَآ﴾ کے الف میں مدِ منفصل ہے۔ اس لئے کہ ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہے۔ ﴿اِنَّ﴾ کا نون چونکہ مشدد ہے اس لئے اس میں ایک الف کے برابر غنہ ہوگا۔ ﴿هُمْ﴾ کے میم میں اظہار ہے کیونکہ اس کے بعد نہ میم ہے نہ باء۔

﴿هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ﴾ کے میم پر ضمہ کی حرکت کیوں آئی ہے اور اس موقعہ سے متعلق پورا قاعدہ کیا ہے۔ یہ طلباء خود بتائیں؟ اور اگر نہ بتا سکیں تو اوپر ﴿فَزَادَهُمُ اللّٰهُ﴾ کے ضمن میں اس کا اجرا دیکھ لیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلْمُفْسِدُوْنَ﴾ کے لام تعریف کا اظہار ہے اور اس کے واؤ میں مد اصلی ہے۔ وجہ ظاہر ہے۔

﴿وَلٰکِنْ لَّا یَشْعُرُوْنَ﴾ کے نون ساکن کا لام میں بقاعدہ یرملون ادغام بلاغنہ ہے اور یہ ادغام، ادغام متقاربین تام ہے اور جزری کے طریق سے اس میں ادغام بالغنّۃ بھی ثابت ہے۔ اس صورت میں یہ ادغام متقاربین ناقص کہلائے گا اور فرّاء کے مذہب کی بناء پر ادغامِ متجانسین۔ باقی اجرا اس آیت کا ظاہر ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ۭ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ﴿۱۳﴾

﴿وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ﴾ یہاں بھی لام کا لام میں ادغام نہ ہونے کی وجہ شرطِ ادغام کا نہ ہونا ہے۔

﴿لَهُمْ﴾ کے میم کا اظہار ہے۔ وجہ ظاہر ہے جیسا کہ پہلے گزرا۔

﴿اٰمِنُوْا﴾ اصل میں ﴿اَأْمِنُوْا﴾ تھا بروزن اَفْعِلُوْا۔ چونکہ یہ باب اِفعال سے جمع مذکر امر حاضر کا صیغہ ہے، پھر دو ہمزے جمع ہوئے جن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں سے پہلا متحرک قطعی اور ثانی ساکن ہے، اسلئے ثانی کو وجوباً الف سے بدل دیا اور یہ ابدال ہر حال میں ہوگا۔ خواہ ﴿اٰمِنُوْا﴾ سے ابتدا کرو خواہ اسے ماقبل سے ملا کر پڑھو۔ (دیکھو معلم التجوید: کسی کلمہ میں دو ہمزوں کے جمع ہونے کی چوتھی صورت)۔

﴿اٰمَنَ﴾ اصل میں ﴿اَأْمَنَ﴾ تھا پھر دوسرے ہمزہ کو جو کہ ساکن ہے وجوباً الف سے بدل دیا اور وجہ ابھی اوپر ﴿اٰمِنُوْا﴾ کے ضمن میں بیان ہو چکی ہے۔

﴿اَلنَّاسُ﴾ میں اَلْ کا ہمزہ وسطِ کلام میں ساقط ہو گیا اور لامِ تعریف کا نون میں ادغام ہے۔ اس لئے کہ نون حروفِ شمسیہ میں سے ہے کیونکہ یہ "اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ" کے مجموعہ میں سے نہیں ہے۔

﴿اَلسُّفَهَآءُ﴾ اس کے الف میں مدّ متصل ہے۔ اس لئے کہ حرفِ مد کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہے اور اس میں توسط ہوتا ہے جس کی مقدار میں تین قول ہیں:۔ دو الف، اڑھائی الف اور چار الف۔ اور اگر اس پر وقف کر دیں تو ہمزہ چونکہ مضموم ہے اور ہے بھی حرفِ مد کے بعد، اس لئے اس میں پانچ وجہیں جائز ہوں گی:۔

① ② : طول توسط مع الاسکان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

③④ : طول توسط مع الاشمام

⑤ : توسط مع الروم (دیکھو معلم التجوید: المد والوقف کی بحث)

نیز چونکہ یہاں علاوہ اتصالِ ہمزہ کے سکونِ عارض بھی پایا جاتا ہے اس لئے سبب میں قوت آجانے کی وجہ سے اس میں اسکان واشمام کی صورت میں علاوہ توسط کے طول بھی جائز بلکہ اَولیٰ ہے، لیکن سکون کے عارض ہونے کو مدنظر رکھ کر اس میں قصر ہرگز جائز نہیں، کیونکہ ایسا کرنے سے سببِ اصلی کا اِلغاء اور سببِ عارضی کا اعتبار لازم آتا ہے۔ (دیکھو فوائد مکیہ: اوجہ مد کی بحث اور توضیحات مرضیہ شرح فوائد مکیہ) اور اگر اسکو ملا کر پڑھیں تو اس سے چونکہ دو ہمزے جمع ہو جائیں گے :۔ ایک ﴿اَلسُّفَهَآءُ﴾ کا اور دوسرا ﴿اَلَآ﴾ کا، اس لئے دونوں کو تحقیق سے پڑھنے کا اہتمام کرنا ضروری ہے اور اگر اہتمام نہ کیا جائے تو دونوں میں تسہیل یا کوئی ایک حذف ہو جائے گا۔ جیسا کہ مشاہدہ شاہد ہے۔

﴿اَلَآ﴾ کے الف میں مدِّ منفصل ہے۔ ﴿اِنَّ﴾ کے نون میں غنہ ہے۔ ﴿هُمْ﴾ کے میم میں اظہار ہے۔ ﴿هُمُ السُّفَهَآءُ﴾ کے میم پر ضمہ ہے۔ ﴿اَلسُّفَهَآءُ﴾ میں مدِّ متصل ہے اور ﴿وَلٰكِنْ لَّا﴾ میں نونِ ساکن کا لام میں ادغام ہے۔ ﴿لَا يَعْلَمُوْنَ﴾ میں مد عارض وقفی ہے، اور ان سب کی وجوہ ظاہر ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ اٰمَنُوا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ وَإِذَا خَلَوْا إِلٰى شَيٰطِينِهِمْ ۙ قَالُوْٓا إِنَّا مَعَكُمْ ۙ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِءُوْنَ ﴿۱۴﴾

اس میں ﴿اَلَّذِیْنَ﴾ کا ہمزہ گرنے کے بعد ﴿لَقُوْا﴾ کے واؤ اور ﴿اَلَّذِیْنَ﴾ کے لام میں اجتماعِ ساکنین ہوا، پھر چونکہ دو ساکن دو کلموں میں جمع ہو گئے تھے اور پہلا مدہ تھا، اس لئے ﴿قَالُوا الْحَمْدُ﴾ کی طرح گر گیا۔

﴿وَاِذَا خَلَوْا اِلٰی﴾ میں گو واؤ لین کے بعد ہمزہ ہے، لیکن اس میں مد نہ ہوگا۔ اس لئے کہ لین میں مد کا سبب ہمزہ نہیں بنتا اس میں صرف سکون ہی کی وجہ سے مد ہوتا ہے (دیکھو معلم التجوید: حرفِ لین میں مد کا سبب) اس لئے اس واؤ کو کشش سے بچانا چاہئے اور ﴿اِلٰی شَیٰطِیْنِهِمْ﴾ پر وقف کے نامناسب ہونے پر آیتِ کریمہ ﴿خَتَمَ اللّٰهُ...الخ﴾ (صفحہ ۴۷) کے اجرا کے ضمن میں تنبیہ گزر چکی ہے، وہاں پھر دیکھ لو اور باقی اجرا اس آیت کا ظاہر ہے۔

اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يَعْمَهُوْنَ ﴿۱۵﴾

اس آیت میں تینوں جگہ میم کا اظہار ہے اور پہلی و دوسری جگہ اظہار سے پڑھنے کا خصوصی خیال رکھنا چاہئے۔ کیونکہ میم کے بعد اس کے ہم مخرج اور قریبُ المخرج حروف واوٗ اور فاء ہیں۔ اس لئے خیال نہ رکھنے سے میم میں اخفاء ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے، اور باقی اجرا ظاہر ہے۔

اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى ۠ فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوْا مُهْتَدِيْنَ ﴿۱۶﴾

﴿اُولٰٓئِكَ﴾ کے ملفوظی الف میں مدِ متصل ہے۔ جس کی مقدار دو الف، اڑھائی الف یا چار الف ہے۔

﴿اَلَّذِيْنَ﴾ کی یاء میں مدِ طبعی ہے اور اس کا ہمزہ وصلی ہے۔ اس لئے پڑھنے میں نہیں آتا۔

﴿اِشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ﴾ یہ اصل میں اِشْتَرَوْا ۔ اَلْ ۔ ضَلٰلَةَ ہے۔ پس ﴿اِشْتَرَوْا﴾ کا ہمزہ چونکہ وصلی ہے اس لئے کہ یہ باب اِفتعال کی ماضی کا صیغہ ہے، اور یہ معلوم ہی ہے کہ اَفعال میں باب اِفعال کے علاوہ باقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تمام بابوں کی ماضی معروف، ماضی مجہول، اور امر حاضر کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے۔ (دیکھو معلم التجوید: ہمزہ کی بحث)، پھر ﴿اَلْ﴾ کے ہمزہ کے ساقط ہونے کے بعد دو ساکن جمع ہوئے :۔ یعنی ﴿اِشْتَرَوْا﴾ کا واوٗ اور ﴿اَلْ﴾ کا لام اور چونکہ پہلا ساکن جمع کا واوٗ لین ہے اس لئے اس کو ضمہ کی حرکت دیدی (دیکھو معلم التجوید: بحث اجتماع ساکنین اور توضیحات مرضیہ حاشیہ فوائد مکیہ)، پھر لام تعریف کا ضاد میں ادغام ہوا۔ اس لئے کہ ضاد حروفِ شمسیہ میں سے ہے۔ ﴿اِشْتَرَوْا﴾ کا ہمزہ بھی چونکہ وصلی ہے، اس لئے وہ بھی ساقط ہوگیا۔ جس کی وجہ اوپر بیان ہوچکی ہے، اور اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ﴿اَلضَّلٰلَةَ﴾ کا لام خوب باریک ادا ہو اور ضاد کی مجاورت کی وجہ سے اس میں تفخیم کا مطلقاً کوئی اثر نہیں ہونا چاہئے (دیکھو معلم التجوید: زیرِعنوان چند ضروری تنبیہات) اور گو یہاں وقف مناسب تو نہیں لیکن اگر ضرورت پیش آجائے تو یہ ۃ، ھائے ساکنہ سے بدل جائے گی اور اس کو وقف بالاِبدال کہیں گے۔

﴿فَمَا رَبِحَتْ تِّجَارَتُهُمْ﴾ میں تاء کا تاء میں ادغام ہے، اور یہ ادغام مثلین کہلاتا ہے، اور باقی اجرا ظاہر ہے۔

مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ۚ فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ ﴿١٧﴾

اس میں ﴿اَلَّذِیْ﴾ اور ﴿اِسْتَوْقَدَ﴾ دونوں کا ہمزہ وصلی ہے اس لئے تلفظ سے ساقط ہوگیا ہے۔ ﴿اَلَّذِیْ﴾ کا تو اس لئے وصلی ہے کہ یہ لام تعریف کے مشابہ ہے اور ﴿اِسْتَوْقَدَ﴾ کا اس لئے کہ یہ باب اِستفعال کی ماضی ہے اور باقی وضاحت وہی ہے جو کچھ اوپر ﴿اِشْتَرَوْا﴾ کے ضمن میں لکھی جا چکی ہے۔ ضرورت ہو تو وہیں دیکھ لیں۔

﴿فَلَمَّآ اَضَآءَتْ﴾ : ﴿فَلَمَّا﴾ کے الف میں مدّ منفصل ہے۔ اس لئے کہ حرفِ مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہے۔ ﴿اَضَآءَتْ﴾ کا ہمزہ قطعی ہے۔ اس لئے کہ یہ باب اِفعال کی ماضی کا صیغہ ہے۔ اسی وجہ سے پڑھنے میں نہیں گرتا اور حُفّاظ کو یاد بھی اسی طرح کرایا جاتا ہے کہ ﴿اَلَّذِیْ﴾ اور ﴿اِسْتَوْقَدَ﴾ کا ہمزہ تو نہیں پڑھتے اور ﴿اَضَآءَتْ﴾ کا ہمزہ پڑھتے ہیں۔ چنانچہ ﴿اَلَّذِیْ﴾ کی یاء کے گرنے اور ﴿فَلَمَّا﴾ کے الف کے نہ گرنے کی وجہ بھی یہی ہے کہ ﴿اَلَّذِیْ﴾ کے بعد ہمزہ وصلی ہے۔ جس کے گر جانے کے بعد اجتماعِ ساکنین ہوگیا۔ اور ﴿فَلَمَّا﴾ کے الف کے بعد ہمزہ قطعی ہے، اس لئے اجتماعِ ساکنین نہیں ہوا۔

﴿اَضَآءَتْ﴾ میں مدّ متصل ہے اور وجہ ظاہر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ظُلُمٰتٍ﴾ کی ظاء بوجہ مستعلیہ اور مطبقہ ہونے کے خوب پُر ادا ہوگی۔ زبان کی جڑ بھی اوپر کی طرف بلند ہوگی اور زبان کا بیچ بھی اوپر کے تالو سے مل جائیگا۔ البتہ اس کی تفخیم بہ نسبت ظاء مفتوحہ کے کچھ کم ہوگی۔ (دیکھو فوائد مکیہ: دوسرے باب کی پہلی فصل)۔

حرفِ "ظاء" کے ادا کرنے میں اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ پہلے اس کے مخرج پر زبان لگائی جائے اور پھر تفخیم ادا کرنے کے لئے زبان کو اوپر کے تالو کی طرف اٹھایا جائے۔ بعض لوگ مخرج پر تو زبان اچھی طرح لگاتے نہیں اور تفخیم کے ادا کرنے کے لئے زبان اوپر کے تالو کی طرف اٹھا لیتے ہیں۔ جس سے آواز تو موٹی ہو جاتی ہے لیکن حرف صاف ظاہر نہیں ہوتا اور بعض دفعہ یہ مخلوط بالغین ادا ہو جاتا ہے اور اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہئے کہ ظاء کی تفخیم کا اثر لام میں مطلقاً نہ آنے پائے۔ کیونکہ خیال نہ رکھنے سے پُر حرف کا اثر باریک حرف میں آجاتا ہے۔ (دیکھو معلم التجوید: چند ضروری تنبیہات)۔

﴿ظُلُمٰتٍ﴾ کے تنوین کا بعد والے لام میں ادغام بلا غنہ ہے۔ اس کو ادغامِ تام بھی کہتے ہیں۔ اس لئے کہ لام حروفِ یرملون میں سے ہے اور باقی اجرا ظاہر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صُمٌّۢ بُكۡمٌ عُمۡیٌ فَهُمۡ لَا یَرۡجِعُوۡنَ ﴿۱۸﴾

﴿صُمٌّ﴾ کے میم میں غنہ، اس کی تنوین میں اقلاب ﴿بُكۡمٌ﴾ کی تنوین اور ﴿فَهُمۡ﴾ کے میم میں اظہار اور ﴿عُمۡیٌ﴾ کی تنوین میں اخفاء ہے اور ﴿لَا یَرۡجِعُوۡنَ﴾ کے الف اور اس کے واؤ میں مد ہے اور اس کی راء پُر پڑھی جائے گی۔ باقی تفصیل طلباء خود بیان کریں یعنی یہ کہ غنہ' اقلاب' اخفاء' اظہار اور مد ان میں کیوں ہوا ہے۔ نیز یہ کہ یہ اظہار' اخفاء اور مد کونسے ہیں اور راء کیوں پُر ہوئی ہے ؟

اَوۡ كَصَیِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِیۡهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعۡدٌ وَّبَرۡقٌ ۚ یَجۡعَلُوۡنَ اَصَابِعَهُمۡ فِیۡۤ اٰذَانِهِمۡ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الۡمَوۡتِ ؕ وَاللّٰهُ مُحِیۡطٌۢ بِالۡكٰفِرِیۡنَ ﴿۱۹﴾

﴿اَوۡ كَصَیِّبٍ﴾ اس کی تنوین کا یرملون کے قاعدہ کی رو سے ادغام ہے۔

﴿مِنَ السَّمَآءِ﴾ اصل میں ﴿مِنۡ ۔ اَلۡ ۔ سَمَآءِ﴾ ہے۔ پھر اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں وہ تمام قاعدے جاری ہوئے جو ﴿وَمِنَ النَّاسِ﴾ کے اجرا کے ضمن میں بیان ہو چکے ہیں، اور اس کے الف میں مدّ متصل ہے کیونکہ حرفِ مد کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہے اور اس کی مقدار میں تین قول ہیں:۔ دو الف اڑھائی الف اور چار الف۔

﴿فِيهِ ظُلُمٰتٌ﴾: ﴿فِيهِ﴾ کی ھاء میں صلہ اسلئے نہیں ہے کہ اس سے پہلے حرف ساکن ہے۔ (دیکھو معلم التجوید اور فوائد مکیہ: ہائے ضمیر کی بحث)۔

﴿ظُلُمٰتٌ﴾ کی ظاء اور لام کے بارے میں ابھی کچھ اوپر جو کچھ لکھا گیا ہے وہ سب یہاں بھی ملحوظ رہنا چاہئے۔ اس کے اور ﴿رَعْدٌ﴾ کے تنوین کا واؤ میں یرملون کے قاعدہ سے ادغام بالغنّہ ہے اور اس کو ادغام ناقص بھی کہتے ہیں۔

﴿وَبَرْقٌ﴾ کے قاف میں قلقلہ اہتمام کے ساتھ ظاہر کیا جائیگا اور اگر اس کو ﴿يَجْعَلُوْنَ﴾ کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے تو پھر اس کے تنوین کا بھی یاء میں ادغام ہو گا۔

﴿اَلْمَوْتِ﴾ اگر اس پر وقف کریں گے تو چونکہ حرفِ لین کے بعد سکون عارض ہو جائیگا، اس لئے اس واؤ لین میں مد فرعی جائز ہوگا اور اس کو مدلین عارض بھی کہیں گے۔ جس میں قصر، توسط، طول، تینوں وجہیں جائز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور مراتب کی ترتیب یہ ہے کہ پہلا مرتبہ قصر کا ہے پھر توسط کا اور پھر طول کا، اور اگر وقف نہیں کریں گے تو پھر اس واؤ میں بالکل مد نہیں ہوگا کیونکہ یہ واؤ مدہ نہیں لین ہے۔

﴿مُحِيْطٌ ۢبِالْكٰفِرِيْنَ﴾ میں ﴿مُحِيْطٌ﴾ کی تنوین کا اقلاب ہے۔ کیونکہ اس کے بعد باء ہے۔ یعنی اس کو میم سے بدل کر پڑھتے ہیں۔ اسی لئے اکثر ایسے موقعوں میں چھوٹی سی میم لکھی ہوتی ہے۔ (دیکھو جمال القرآن: لمعہ نمبر ۱۰ قاعدہ نمبر ۴)۔

﴿بِالْكٰفِرِيْنَ﴾ کے لام تعریف میں اظہار ہے نیز اسکی راء باریک پڑھی جاتی ہے۔ اظہار اور ترقیق کی وجہ طلباء خود بتائیں۔ نیز اس کی یاء میں مد عارض وقفی ہے، وجہ ظاہر ہے۔ اور اگر ﴿اَلْمَوْتِ﴾ اور ﴿بِالْكٰفِرِيْنَ﴾ دونوں پر وقف کریں تو اس میں ضربی وجوہ بارہ پیدا ہوں گی:۔ اس طرح کہ ﴿اَلْمَوْتِ﴾ کی چار میں سے ہر ایک کے ساتھ ﴿بِالْكٰفِرِيْنَ﴾ کی تین پڑھی جائیں گی، اور چونکہ مدلین عارض ضعیف ہے اور عارض وقفی قوی، اس لئے پہلی کے قصر کے ساتھ دوسری میں تینوں، پہلی کے توسط کے ساتھ دوسری میں صرف دو، پہلی کے طول کے ساتھ دوسری میں صرف طول، اور پہلی کے قصر مع الروم کیساتھ دوسری میں تینوں جائز ہیں، اور ﴿اَلْمَوْتِ﴾ کے توسط کے ساتھ ﴿بِالْكٰفِرِيْنَ﴾ میں قصر اور ﴿اَلْمَوْتِ﴾ کے طول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ﴿بِالْكٰفِرِيْنَ﴾ میں قصر و توسط' یہ تین ناجائز ہیں۔ اس لئے کہ ان صورتوں میں ضعیف کی قوی پر ترجیح ہو جاتی ہے اور یہ ناجائز ہے۔ (دیکھو فوائد مکیہ: اوجہ مد کی بحث)۔ لیکن وہاں بعینہٖ یہ صورت کہ پہلا لین عارض ہو اور دوسرا عارض وقفی، اور پہلا موقوف علیہ مکسور ہو اور دوسرا مفتوح، مذکور نہیں لیکن قواعد کلیہ سب وہاں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ جن سے تمام صورتوں کا حکم معلوم ہو سکتا ہے۔ باقی الفاظ کا اجرا آسان ہے۔

يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ ؕ كُلَّمَآ اَضَآءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ ۙ وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا ؕ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿٢٠﴾

اس حصہ میں کوئی خاص مشکل قاعدہ نہیں ہے کہ بیان کرنے کی ضرورت سمجھی جائے۔ البتہ ﴿مَشَوْا فِيْهِ﴾ پر وقف کرنے سے احتیاط کرنی چاہئے۔ اس بارے میں آیتِ کریمہ ﴿خَتَمَ اللّٰهُ...الخ﴾ (صفحہ ۴۷) کے اجرا کے ضمن میں جو تنبیہ گزر چکی ہے، وہاں دیکھ لی جائے۔

﴿وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ﴾ یہ اصل میں ﴿وَلَوْ ۔ شَآءَ ۔ اَللّٰهُ﴾ ہے۔

www.kitabosunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر ﴿اَللّٰهُ﴾ کا ہمزہ وصلی ہونے کی وجہ سے گر گیا، اور اب اِسْمُ الجلالہ کے لام کی تفخیم ﴿شَآءَ﴾ کے ہمزہ کے فتحہ کی وجہ سے ہے، نہ کہ خود لفظ ﴿اَللّٰهُ﴾ کے ہمزہ کے فتحہ کی وجہ سے۔ اس لئے کہ وہ تو تلفظ سے ساقط ہو چکا ہے۔

﴿شَیْءٍ﴾ میں گو یائے لین کے بعد ہمزہ ہے، لیکن اس پر اس جگہ مد نہ ہو گا۔ کیونکہ ہمزہ صرف حرفِ مد میں مد کا سبب بنتا ہے حرفِ لین میں نہیں۔ (دیکھو معلم التجوید: حرفِ لین میں مد کے سبب کی بحث)۔

﴿قَدِیْرٌ﴾ کی راء وقف بالاِسکان اور بالاِشمام کی صورت میں باریک اور وقف بالروم اور وصل کی صورت میں پُر پڑھی جائے گی۔ وجہ طلباء خود بتائیں؟

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ ٱعْبُدُوا۟ رَبَّكُمُ ٱلَّذِى خَلَقَكُمْ وَٱلَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ﴿٢١﴾

﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّاسُ﴾ اس کی یاء کے ملفوظی الف میں مد منفصل ہے۔
﴿اَيُّهَا النَّاسُ﴾ اصل کی رو سے ﴿اَيُّهَا - اَلْ - نَاسُ﴾ ہے۔ پھر ہمزہ وصلی کے ساقط ہونے کے بعد ﴿اَيُّهَا﴾ کا الف اور لامِ تعریف، یہ دو ساکن دو کلموں میں جمع ہوئے، اور پہلا ساکن چونکہ مدہ ہے، اس لئے وہ حذف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگیا ﴿قَالَا الْحَمْدُ﴾ کی طرح، اور پھر لامِ تعریف کا نون میں ادغام ہوا۔ اس لئے کہ یہ "اِبْغِ...الخ" کے حرفوں میں سے نہیں ہے۔

﴿اُعْبُدُوْا﴾ کا ہمزہ چونکہ وصلی ہے، اس لئے حذف ہوگیا۔ وصلی کیوں ہے، اس کا جواب طلباء خود دیں؟

﴿رَبَّكُمُ الَّذِیْ﴾ یہ اصل کی رو سے ﴿رَبَّكُمْ ۔ اَلَّذِیْ﴾ ہے۔ پھر ہمزہ کے گرنے کے بعد اجتماعِ ساکنین ہوا۔ اس لئے جمع کے میم پر ضمہ کی حرکت آگئی۔ دیکھو ﴿فَزَادَهُمُ اللّٰهُ﴾ وغیرہ۔

اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً ۖ وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْ ۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿٢٢﴾

﴿وَالسَّمَآءَ بِنَآءً﴾ دونوں میں مدّ متصل ہے۔ جس کی مقدار میں تین قول ہیں:۔ دو الف، اڑھائی الف، چار الف۔ پس تین کو تین سے ضرب دینے پر ضربی وجوہ نو نکلتی ہیں۔ جن میں سے مساوات کی تین جائز ہیں اور باقی چھ ناجائز۔ کیونکہ جب ایک ہی حیثیت کی دو مدیں پاس پاس آئیں تو ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں صرف مساوات ہی کی وجوہ جائز ہوتی ہیں۔ پس :۔

❊ ﴿وَالسَّمَآءَ﴾ میں دو الف اور ﴿بِنَآءً﴾ میں اڑھائی الف، چار الف

❊ ﴿وَالسَّمَآءَ﴾ میں اڑھائی الف اور ﴿بِنَآءً﴾ میں دو الف، چار الف

❊ ﴿وَالسَّمَآءَ﴾ میں چار الف اور ﴿بِنَآءً﴾ میں دو الف، اڑھائی الف

یہ چھ ناجائز ہیں۔

❊ باقی تین جائز یعنی مساوات کی۔ (دیکھو فوائد مکیہ : اوجہ مد کی بحث)۔

﴿مِنَ السَّمَآءِ﴾ اور ایسے ہی ﴿مِنَ الثَّمَرٰتِ﴾ دونوں کا اجرا بالکل ﴿مِنَ النَّاسِ﴾ کی طرح ہے۔ وہاں ہی دیکھ لیں اور باقی اجرا آسان ہے۔ طلباء خود نکال لیں؟

وَاِنْ كُنْتُمْ فِىْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ ۖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ﴿٢٣﴾

﴿وَاِنْ كُنْتُمْ﴾ اور ﴿مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ﴾ تینوں نونوں میں اخفاء ہے اور وجہ ظاہر ہے کہ نون ساکن کے بعد نہ اظہار کے حرفوں میں سے کوئی حرف ہے، نہ ادغام کے حرفوں میں سے اور نہ ہی باء ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

﴿رَیْبٍ﴾ کے تنوین کا بعد والے میم میں یرملون کے قاعدہ کی رو سے ادغام ہے۔

﴿مِمَّا﴾ یہاں موصول ہے۔اس لئے ﴿مِنْ﴾ پر وقف جائز نہیں
(دیکھو المقدمۃ الجزریہ : باب معرفۃ المقطوع والموصول)

﴿بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ﴾ : ﴿بِسُوْرَةٍ﴾ کی تنوین اور ﴿مِنْ﴾ کے نون ساکن کا بعد والے حرف یعنی میم میں ادغام ہے اور یہ ادغام متقاربین مختلف فیہ ہے۔اس لئے کہ نون اور میم از روئے صفات متحد ہیں۔

تنبیہ : جب غنہ کے بعد میم ہو جیسے کہ یہاں ہے تو اس میم کے ادا کرنے میں خاص خیال رکھنا چاہئے۔ ورنہ عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ ایسے موقعہ پر میم غنہ کے اندر ہی غائب ہو جاتا ہے۔یہاں تو اور بھی زیادہ خیال رکھنا چاہئے، کیونکہ میم دو غنّوں کے درمیان واقع ہوا ہے۔

﴿مِثْلِهٖ﴾ اگر اس کو ما بعد سے ملا کر پڑھیں تو صلہ ہو گا۔ اس لئے کہ ہائے ضمیر کا ما قبل اور ما بعد دونوں طرف حرفِ متحرک ہے ، اور اگر وقف کریں تو اسکان کیساتھ ہو گا۔کیونکہ رَوم کے ساتھ وقف کرنے کے بارے میں کچھ اختلاف ہے ۔جس کی تفصیل معلم التجوید میں کیفیتِ وقف کی بحث میں درج ہے۔ باقی اجرا اس کا ظاہر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلُوۡا وَلَنۡ تَفۡعَلُوۡا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیۡ وَقُوۡدُهَا النَّاسُ وَالۡحِجَارَةُ ۚۖ اُعِدَّتۡ لِلۡكٰفِرِيۡنَ ﴿۲۴﴾

یہاں چونکہ ﴿فَاِنۡ﴾، ﴿لَمۡ﴾ سے مقطوع ہے، اس لئے نون پر وقفِ اضطراری ہو سکتا ہے۔

﴿فَاتَّقُوا النَّارَ﴾ اصل میں ﴿فَاتَّقُوۡا ۔ اَلۡ ۔ نَارَ﴾ ہے پھر ﴿اَلۡ﴾ کا ہمزہ چونکہ وصلی تھا، اس لئے گر گیا اور پھر دو ساکن جمع ہو گئے:۔ ﴿فَاتَّقُوۡا﴾ کا واوٗ اور ﴿اَلۡ﴾ کا لام اور پہلا ساکن چونکہ مدہ تھا اور تھے بھی دونوں دو کلموں میں، اس لئے واوٗ مدہ حذف ہو گیا ﴿قَالُوا الۡحَمۡدُ﴾ کی طرح۔ اور لامِ تعریف کا ﴿نَارَ﴾ کے نون میں ادغام ہے۔ اس لئے کہ نون حروفِ شمسیہ میں سے ہے اور ﴿فَاتَّقُوۡا﴾ کے "ف" کے ساتھ جو الف لکھا ہوا ہے، وہ ﴿اِتَّقُوۡا﴾ کے ہمزہ کی صورت ہے۔ کیونکہ ہمزہ کہیں بصورت الف لکھا جاتا ہے، کہیں بصورت واوٗ، کہیں بصورت یاء، اور کہیں محذوف الصورت ہوتا ہے۔ (دیکھو معلم التجوید: تتمہ میں رسم کی بحث)

﴿اَلَّتِیۡ﴾ کا ہمزہ بھی وصلی ہے۔ اس لئے گر گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَقُوْدُهَا النَّاسُ﴾ کا اجرا بعینہٖ وہی ہے جو ﴿یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ﴾ کا ہے۔

﴿وَالْحِجَارَةُ﴾ اگر اس پر وقف کریں تو ۃ ھاء ساکنہ سے بدل جائے گی۔ اس لئے کہ یہ تاء گول ۃ کی صورت میں لکھی ہوئی ہے اور وقف رسم کے تابع ہوتا ہے اور اس کو وقف بالاِبدال کہتے ہیں۔ باقی آسان ہے۔

فائدہ

یہاں تک اجرا کافی تفصیل کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ اکثر قاعدے کئی کئی بار بیان ہو چکے ہیں۔ اس لئے اب آئندہ اختصار اور اشارات ہی سے کام لیا جائیگا۔

وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ؕ كُلَّمَا رُزِقُوْا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِّزْقًا ۙ قَالُوْا هٰذَا الَّذِيْ رُزِقْنَا مِنْ قَبْلُ ۙ وَاُتُوْا بِهٖ مُتَشَابِهًا ؕ وَلَهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فِيهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ ۙ وَّهُمْ فِيهَا خٰلِدُوْنَ ﴿۲۵﴾

﴿وَبَشِّرِ﴾ کی راء اصل میں ساکن تھی، کیونکہ یہ بابِ تفعیل سے امر حاضر کا صیغہ ہے۔ پھر اجتماعِ ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کی تیسری صورت کے تحت اس کو کسرہ کی حرکت دے دی۔

﴿وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ﴾ کا اجرا بعینہٖ وہی ہے جو ابھی اوپر ﴿فَاتَّقُوا النَّارَ﴾ کے ضمن میں لکھا گیا ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ وہاں لام تعریف کا ادغام نون میں اور یہاں صاد میں ہوا ہے۔ لام تعریف کے ادغام کے بارے میں نون اور صاد دونوں یکساں ہیں اور دونوں کا ایک ہی حکم ہے۔ کیونکہ دونوں حروفِ شمسیہ میں سے ہیں۔

﴿تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ﴾ یہ اصل کی رو سے ﴿تَحْتِهَا۔ اَلْاَنْهٰرُ﴾ ہے اور باقی اجرا اس کا ظاہر ہے۔

﴿كُلَّمَا﴾ یہاں ﴿كُلَّ﴾، ﴿مَا﴾ سے موصول ہے، کیونکہ مقطوع تو بالاتفاق صرف ایک ہی جگہ آیا ہے:۔ یعنی سورہ ابراہیم: ۳۴ میں جبکہ چار موقعوں میں اختلاف ہے:۔ یعنی نساء: ۹۱، اعراف: ۳۸، مؤمنون: ۴۴ اور ملک: ۸۔ ان پانچ کے علاوہ باقی تمام موقعوں میں موصول ہے۔ (دیکھو شرح جزری: ۳۲۸ باب المقطوع والموصول)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿ھٰذَا الَّذِیْ﴾ یہ اصل میں کیا تھا پھر کونسا قاعدہ اس میں جاری ہوا۔ یہ بات طلباء خود بتائیں؟ اور باقی اجرا آسان ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَسْتَحْیٖۤ اَنْ یَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ؕ فَاَمَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ وَاَمَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فَیَقُوْلُوْنَ مَاذَاۤ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ یُضِلُّ بِهٖ كَثِیْرًا ۙ وَّیَهْدِیْ بِهٖ كَثِیْرًا ؕ وَمَا یُضِلُّ بِهٖۤ اِلَّا الْفٰسِقِیْنَ ۙ﴿۲۶﴾

﴿اِنَّ﴾ کے نون میں غنہ اور ﴿لَا یَسْتَحْیٖ﴾ کی یاء میں مدِّ منفصل ہے۔ نیز اس کی یائے ساکنہ بحالتِ وقف ثابت رہے گی، کیونکہ یہ تماثل فی الرسم کی وجہ سے محذوف ہے۔ اسی طرح ﴿اِنَّ وَلِیِّ ـَۧ اللّٰهُ﴾ (اعراف:۱۹۶) کی یاء بھی وقف میں ثابت رہے گی، کیونکہ اس کی وجہ بھی یہی ہے۔ (دیکھو فوائد مکیہ باب سوم کی چوتھی فصل میں وقف کی بحث)۔ ﴿اَنْ یَّضْرِبَ﴾ کے نون ساکن کا یاء میں ادغام اور ﴿مَثَلًا﴾ کے تنوین کا میم میں ادغام ہے۔

﴿بَعُوْضَةً﴾ کی تنوین کا اخفاء ہے۔ ﴿فَمَا فَوْقَهَا﴾ کے دونوں الفوں میں مدِ اصلی ہے۔ ﴿فَاَمَّا﴾ کے میم میں غنہ نیز اس کے الف اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلَّذِیْنَ﴾ کے ہمزہ کا حذف ہے۔ ﴿اٰمَنُوْا فَیَعْلَمُوْنَ﴾ کے الف اور دونوں واووں میں مد طبعی ہے۔ ﴿اَنَّهُ﴾ کے نون میں غنہ، ھار کے صلہ کا حذف، ﴿اَلْحَقُّ﴾ کے لام کا اظہار، ﴿مِنْ رَّبِّهِمْ﴾ کے نون کا ادغام، رار کی تفخیم، میم ساکن کا اظہار، ﴿كَفَرُوْا﴾ کے واوٴ اور ﴿فَيَقُوْلُوْنَ﴾ کے دونوں واووں میں مد ذاتی، ﴿مَاذَآ﴾ کے الف میں مد منفصل، ﴿اَرَادَ اللّٰهُ﴾ کے رار اور لام کی تفخیم، ﴿بِهٰذَا﴾ کے دونوں الفوں (پہلا ملفوظی اور دوسرا مکتوبی) میں مد اصلی، ﴿مَثَلًا﴾ کے تنوین کا بحالتِ وقف الف سے ابدال، اور ﴿مَثَلًا﴾ پر وقف لازم ہے۔ گو شرعاً تو نہیں لیکن عرفاً یہاں ٹھہرنا ضروری ہے۔ (دیکھو فوائد مکیہ: وقف کی بحث)

﴿اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ﴾ یہ اصل کی رو سے ﴿اِلَّا - اَلْ - فٰسِقِيْنَ﴾ ہے۔ پس ﴿اِلَّا﴾ کے الف اور ﴿اَلْ﴾ کے ہمزہ کے حذف کی وجہ ظاہر ہے جو اوپر کئی جگہوں میں بیان ہو چکی ہے، اور ایسے ہی ﴿اَلْ﴾ کے لام کا اظہار بھی واضح ہے۔

اَلَّذِیْنَ یَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِیْثَاقِهٖ ۪ وَیَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ یُّوْصَلَ وَیُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝۲۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿عَهْدَ اللّٰهِ﴾ میں چونکہ دو حروفِ حلقی جمع ہیں، اس لئے دونوں کو ایک دوسرے سے ممتاز ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ (دیکھو فوائد مکیہ: ہمزہ کی بحث کا آخری حصہ)

﴿مِنْۢ بَعْدِهٖ﴾ میں نون کا اقلاب ہے، کیونکہ اس کے بعد باء ہے۔ (دیکھیں مقدمۃ الجزری: شعر ۶۸)

﴿فِی الْاَرْضِ﴾ میں کیا کیا قاعدے جاری ہوتے ہیں، طلباء خود بیان کریں؟ اور باقی اجرا آسان ہے۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿٢٨﴾

اس آیت کا اجرا طلباء خود نکالیں؟

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۗ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَآءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ﴿٢٩﴾

﴿لَكُمْ مَّا﴾ اس میں میم کا میم میں ادغام ہے۔

﴿فِي الْأَرْضِ﴾ اس میں چار قاعدے ہیں جو طلباء خود بتائیں؟

﴿جَمِيعًا﴾ اگر اس پر وقف کریں تو تنوین الف سے بدل جائے گی اور ملا کر پڑھیں تو اخفاء ہوگا۔

﴿ثُمَّ اسْتَوٰى﴾ اس میں ﴿اِسْتَوٰى﴾ کا ہمزہ وصلی ہونے کی وجہ سے تلفظ سے ساقط ہو چکا ہے کیونکہ یہ باب اِفتعال کا ہمزہ ہے۔ اس کو باب اِستفعال سے نہیں سمجھنا چاہئے، کیونکہ یہاں سین اصلی ہے، جو فاء کلمہ کے مقابلہ میں ہے۔

﴿اِلَى السَّمَآءِ﴾ اصل میں ﴿اِلٰى - اَلْ - سَمَآءِ﴾ ہے۔ پھر ﴿اَلْ﴾ کا ہمزہ اور ﴿اِلٰى﴾ کا الف، دونوں حذف ہو گئے اور لامِ تعریف کا سین میں ادغام ہوگیا۔ اس حذف اور ادغام کی وجہ خود بتائیں؟

﴿اَلسَّمَآءِ﴾ کے الف میں مدّ متصل ہے۔

﴿سَمٰوٰتٍ﴾ اس پر اگر وقف کریں تو دو طرح سے ہو سکتا ہے:۔
بالاِسکان اور بالروم۔ اس کی وجہ کہ بالاِشمام کیوں نہیں ہو سکتا (یعنی جائز نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خود بتائیے؟

﴿عَلِيْمٌ﴾ اس میں وقفاً تو نو وجوہ پیدا ہوتی ہیں یعنی:-

① ② ③ طول، توسط، قصر مع الاسکان

④ ⑤ ⑥ طول، توسط، قصر مع الاشمام

⑦ ⑧ ⑨ طول، توسط، قصر مع الروم

لیکن روم کے ساتھ صرف قصر ہی جائز ہے، طول اور توسط جائز نہیں۔ (دیکھو بِسْمِ اللّٰهِ کا اجرا)

وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰٓئِكَةِ اِنِّيْ جَاعِلٌ فِي الْاَرْضِ خَلِيْفَةً ؕ قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ ۚ وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ؕ قَالَ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝٣٠

اس میں ﴿وَنَحْنُ﴾ کے نون اور ﴿اَعْلَمُ﴾ کے میم کا باوجود اجتماعِ مثلین کے بعد والے نون اور میم میں جو ادغام نہیں ہوا تو اس کی وجہ طلباء خود بتائیں؟ اور باقی اجرا آسان ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَعَلَّمَ اٰدَمَ الۡاَسۡمَآءَ كُلَّهَا ثُمَّ عَرَضَهُمۡ عَلَى الۡمَلٰٓئِكَةِ ۙ فَقَالَ اَنۡۢبِـُٔوۡنِىۡ بِاَسۡمَآءِ هٰٓؤُلَآءِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ ﴿۳۱﴾

اس آیت میں چار مدیں متصل کی اور ایک مد منفصل کی ہے۔ اب یہ خود بتائیں کہ متصل کونسی ہیں اور منفصل کونسی، اور یہ بھی بتائیں کہ ان میں ضربی وجوہ کتنی نکلتی ہیں۔ جائز کتنی ہیں اور ناجائز کتنی ؟

﴿اَنۡۢبِـُٔوۡنِىۡ﴾ اس میں نون ساکن کا اقلاب ہے، کیونکہ اس کے بعد باء ہے۔ اسی لئے اوپر چھوٹا سا میم بھی لکھا ہوا ہے، اور یہ نون ساکن کے بعد باء کے اسی کلمہ میں آنے کی مثال ہے۔ لیکن اس موقعہ پر بجائے اخفاء کے اظہار جائز نہیں، کیونکہ یہ میم اصلی نہیں بلکہ نون سے بدلی ہوئی ہے۔ (دیکھو معلم التجوید اور فوائد مکیہ)

﴿هٰٓؤُلَآءِ﴾ میں ﴿ھ﴾ تنبیہ کی ہے۔ اس لئے گو یہ مستقل کلمہ ہے لیکن یہ از روئے رسم ﴿ؤُلَآءِ﴾ سے متصل ہے۔ اسلئے نہ ھاء پر وقف درست ہے اور نہ ﴿ؤُلَآءِ﴾ سے اِبتدا و اِعادہ۔ (دیکھو مقدمۃ الجزری: باب معرفة المقطوع والموصول کا آخری شعر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور ایسے ہی ﴿اَلْاَسْمَآءَ﴾ میں لام پر نہ تو وقف درست ہے اور نہ ہی ﴿اَسْمَآءَ﴾ سے اعادہ۔ اس لئے کہ یہ لام رسماً مابعد سے متصل ہے۔

﴿هٰٓؤُلَآءِ اِنْ﴾ میں دو ہمزے جمع ہو رہے ہیں۔ اس لئے اس بات کا پورا پورا خیال رکھنا چاہئے کہ دونوں تحقیق سے ادا ہوں۔ کیونکہ خیال نہ رکھنے سے ایسے موقعوں میں تسہیل یا حذف کا بہت اندیشہ ہوتا ہے اور باقی اجرا آسان ہے۔

قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۳۲﴾

اگر ﴿مَا عَلَّمْتَنَا﴾ کو مابعد سے ملا کر پڑھیں تو اس کے الف میں مدّ منفصل ہوگا اور اگر اس پر وقف کریں تو اب یہ مد نہ ہوگا بلکہ قصر ہوگا، کیونکہ سببِ مد شرطِ مد سے جدا ہو جائے گا۔

﴿اَنْتَ﴾ اس میں نون کا اخفاء ہے اور وجہ ظاہر ہے اور گو اخفاء میں سرا زبان نون کے اصلی مخرج یعنی تالو سے قریب ہو جاتا ہے مگر اس سے لگتا نہیں۔ اس لئے طلباء کو چاہئے کہ اس بات کو ذہن میں رکھ کر اخفاء کی مشق کریں۔ اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ اخفاء کو ادا کرتے وقت سرا زبان تالو کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لگا دیتے ہیں، اور یہ غلط ہے۔ (دیکھو معلم التجوید: نون کے اخفاء کا مطلب)

﴿اَلْحَكِيْمُ﴾ اس میں بصورت وقف وہی نو وجوہ پیدا ہوں گی جو اوپر ﴿عَلِيْمٌ﴾ کے اجرا کے سلسلہ میں بیان ہوئیں۔ گو وہ منون ہے اور یہ غیر منون۔ لیکن اس سے وجوہ پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور جائز و ناجائز کی تفصیل یہاں بھی وہی ہے جو وہاں بیان ہو چکی ہے۔

قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۙ وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝

اس آیت میں دو جگہ اقلاب، دو جگہ اخفائے شفوی، ایک جگہ اخفائے حقیقی اور پانچ جگہ مد فرعی ہے۔ ان میں سے تین ایک نوع کی ہیں اور دو دوسرے نوع کی۔ پانچ جگہ اظہار شفوی اور ایک جگہ ادغام مثلین ہے، اور باقی اجرا آسان ہے۔ نیز ایک موقعہ ایسا بھی ہے کہ جہاں اجتماعِ مثلین تو ہو رہا ہے لیکن اس پر بھی ادغام نہیں ہوا۔ ان سب کی نشاندہی طلباء خود کریں اور ان احکام کے پیدا ہونے کی وجوہ بھی بتائیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَ اِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ ۫ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ﴿۳۴﴾

﴿وَاِذْ قُلْنَا﴾ میں اگرچہ لام اور نون متقاربین یا متجانسین ہیں اور پہلا ساکن ہے، لیکن چونکہ یہاں ادغام نہیں ہوتا اسلئے لام کو صاف طور پر ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔ ورنہ خیال نہ رکھنے سے ادغام سا ہو جاتا ہے۔ دیکھو مقدمہ جزری! وہاں ناظم رحمہ اللہ نے ﴿جَعَلْنَا﴾ اور ﴿ظَلَلْنَا﴾ میں اسی اہتمام کو ملحوظ رکھنے کا حکم فرمایا ہے۔ رہا یہ سوال کہ جب ﴿قُلْ﴾ کے لام کا راء میں ادغام ہوتا ہے تو لام کا نون میں کیوں نہیں ہوتا؟ تو اس کا نکتہ شرح فوائد مکیہ (ادغام کی بحث) میں بیان کر دیا ہے۔ وہاں دیکھ لیں۔

﴿لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا﴾ اگر ﴿لِلْمَلٰٓئِكَةِ﴾ پر وقف کریں تو "ۃ" ھاء ساکنہ سے بدل جائے گی، اور یہ وقف بالاِبدال کہلائیگا اور اگر ﴿اسْجُدُوْا﴾ سے اعادہ کریں تو ہمزہ وصلی مضموم پڑھا جائے گا۔ اس لئے کہ ہمزہ سمیت فعل کا تیسرا حرف یعنی جیم مضموم ہے اور اسکا ضمہ ہے بھی اصلی۔ ہمزہ وصلی کی حرکت کا قاعدہ معلم التجوید، فوائد مکیہ اور جزری، تینوں کتابوں میں موجود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿لِاٰدَمَ﴾ اس میں اگرچہ ﴿اٰدَمَ﴾ الگ کلمہ ہے اور لام جارہ الگ مگر چونکہ لام جارہ بسیط ہے (یعنی ایک حرفی کلمہ ہے) اور یوں بھی ﴿اٰدَمَ﴾ سے رسماً متصل ہے، اسلیئے ﴿اٰدَمَ﴾ سے اعادہ کرنا جائز نہیں اور باقی ظاہر ہے۔

وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٣٥﴾

﴿قُلْنَا﴾ کے لام کی بابت ابھی سابقہ آیت میں گزر چکا ہے۔

﴿اُسْكُنْ﴾ سے اگر اعادہ کریں تو ہمزہ وصلی مضموم پڑھا جائیگا۔ وجہ یہاں بھی وہی ہے جو ﴿اُسْجُدُوْا﴾ میں بیان ہوئی ہے۔

﴿اُسْكُنْ﴾ کے نون ساکن میں اظہار ہے۔ خواہ اس کو مابعد سے ملاکر پڑھیں خواہ وقف کریں۔ پہلی صورت میں تو اس لئے کہ اس کے بعد ہمزہ ہے جو حروفِ حلقیہ میں سے ہے، اور دوسری صورت میں اس لئے کہ اظہار اصل ہے۔ پس جب ادغام، اقلاب اور اخفاء کا قاعدہ نہ پایا جاتا ہو تو یہی متحقق ہوتا ہے۔ (دیکھو معلم التجوید: نون ساکن اور تنوین کے احکام کی بحث)

﴿اَنْتَ﴾ کے نون میں اخفاء ہے، اور وجہ ظاہر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿هٰذِهِ الشَّجَرَةَ﴾ یہ اصل میں ﴿هٰذِهٖ - اَلْ - شَجَرَةَ﴾ ہے پس لام کا شین میں ادغام ہوا، اور ہمزہ کا حذف ظاہر ہے۔ ہمزہ کے حذف ہو جانے کے بعد ہائے ضمیر کا مابعد چونکہ ساکن ہے، اس لئے صلہ نہیں ہوگا۔

﴿مِنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾ یہ اصل میں ﴿مِنْ - اَلْ - ظٰلِمِيْنَ﴾ ہے پس اس میں ﴿اَلْ﴾ کے ہمزہ کے حذف ہو جانے کے بعد دو ساکن جمع ہوئے :- ﴿مِنْ﴾ جارہ کا نون اور لام تعریف۔ پس نون کو اجتماعِ ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کی بناء پر فتحہ کی حرکت دیدی ﴿مِنَ اللّٰهِ - مِنَ النَّاسِ - مِنَ الَّذِيْنَ﴾ کی طرح اور پھر لام کا ظاء میں ادغام ہوا۔ جس کی وجہ ظاہر ہے۔ اور باقی آسان ہے۔

فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ وَلَكُمْ فِى الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝٣٦

﴿فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ﴾ میں الف اور ہمزہ کا حذف، ﴿عَنْهَا﴾ میں نون کا اظہار ﴿فَاَخْرَجَهُمَا﴾ میں راء کی تفخیم، ﴿فِيْهِ﴾ کی ھاء میں عدم صلہ، ﴿وَقُلْنَا اهْبِطُوْا﴾ میں الف اور ہمزہ کا حذف اور ﴿اهْبِطُوْا﴾

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سے اِعادہ کی صورت میں اسکے ہمزہ وصلی پر کونسی حرکت پڑھی جائے گی۔

نیز ﴿بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ﴾ کے میم ساکن اور تنوین کا اظہار، ﴿عَدُوٌّ وَلَكُمْ﴾ میں تنوین کا ادغام، ﴿وَلَكُمْ﴾ کے میم کا اظہار، ﴿فِي الْأَرْضِ﴾ میں یاء اور ہمزہ کا حذف، لام تعریف کا اظہار، راء کی تفخیم، ﴿مُسْتَقَرٌّ﴾ میں راء کی تفخیم، تنوین کا ادغام، ﴿وَمَتَاعٌ إِلَىٰ﴾ میں تنوین کا اظہار، ﴿حِينٍ﴾ میں وقفاً مد عارض وقفی کا پایا جانا اور وقف کا دو طریقوں سے جائز ہونا، ان سب کی وجوہ طلباء خود بیان کریں؟

یہ بھی بتائیں کہ ﴿مِمَّا كَانَا﴾ میں ﴿مِنْ﴾ پر وقف جائز ہے یا نہیں۔ جائز و ناجائز کی وجہ بھی بتائیں۔

فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ ﴿٣٧﴾

اس آیت میں ایک جگہ مد منفصل، تین جگہ ادغام، ایک جگہ اخفاء حقیقی دو ہمزوں کا حذف، ایک جگہ مد عارض وقفی اور ایک جگہ مد لین عارض ہے۔ نشاندہی اور احکام کی توضیح خود کریں؟

نیز اس میں ایک موقعہ ایسا بھی ہے جس میں مثلین تو جمع ہو رہے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن ادغام نہیں ہوا، اس میں ادغام نہ ہونے کی وجہ بھی بتائیں؟ اور یہ بھی کہ تین جگہ جو ادغام ہے وہ کونسا ہے؟

نیز اس کی وجہ بھی بتائیں کہ ﴿عَلَيْهِ﴾ کی ھاء میں توصلہ نہیں ہوا اور ﴿مِنْ رَّبِّهٖ﴾ کی ھاء میں ہوا ہے، یہ کیوں؟

قُلْنَا اهْبِطُوْا مِنْهَا جَمِيْعًا ۚ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿٣٨﴾

اس آیت میں ﴿فَاِمَّا﴾ چونکہ موصول ہے یعنی ﴿اِنْ﴾ کا نون غیر مرسوم ہے، اسلئے ﴿فَاِنْ﴾ پر وقف اضطراری بھی جائز نہیں۔ باقی آسان ہے

وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ﴿٣٩﴾

یہ بھی سب واضح ہے۔

يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَلَيْكُمْ وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ ۚ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ۝

﴿يْ﴾ کے الف میں مد طبعی ہے۔ جس کو ذاتی اور اصلی بھی کہتے ہیں ﴿بَنِيْٓ﴾ کی یاء میں مد منفصل ہے۔ اس لئے کہ حرفِ مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہے۔

﴿اِسْرَآءِيْلَ﴾ کی راء مفخم ہے، اس لئے کہ مفتوح ہے۔ اسکے الف میں مد متصل ہے، اس لئے کہ حرفِ مد کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہے اور اس میں توسط ہوتا ہے، اور توسط کی مقدار میں تین قول ہیں:۔ دو الف، اڑھائی الف، چار الف۔ (دیکھو فوائد مکیہ اور معلم التجوید) اور اس کی یاء میں مد طبعی ہے، اس لئے کہ حرفِ مد کے بعد نہ ہمزہ ہے نہ سکون، یعنی مد فرعی کا کوئی سبب نہیں۔

﴿اُذْكُرُوْا﴾ یہ چونکہ ثلاثی مجرد سے امر حاضر کا صیغہ ہے، اس لئے اس کا ہمزہ وصلی ہے، اور اسی لئے یہ ماقبل سے ملاکر پڑھے جانے کی صورت میں حذف ہو جاتا ہے، اور اس کے تیسرے حرف یعنی کاف پر ضمہ لازمی ہے اس لئے اس سے اعادہ کی صورت میں ہمزہ مضموم پڑھا جائے گا (دیکھو: مقدمۃ الجزری) نیز اس کی راء چونکہ مضموم ہے، اس لئے مفخم پڑھی جائے گی اور نِعْمَتِيَ کی یاء کا فتحہ لغت کی رو سے ہے، اجتماع ساکنین کی بناء پر نہیں اور واوَ میں مد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ذاتی ہے ،جس کو طبعی اور اصلی بھی کہتے ہیں ، اسلئے اس میں صرف قصر ہو گا۔

﴿اَلَّتِیْ﴾ کا ہمزہ وصلی ہے۔ جو درج کلام میں گر جاتا ہے اور اس کی یاء میں مد منفصل ہے۔اس لئے کہ اسکے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہے۔

﴿اَنْعَمْتُ﴾ کے نون اور میم دونوں میں اظہار ہے۔ نون میں تو اس لئے کہ اس کے بعد عین ہے جو حروفِ حلقیہ میں سے ہے ، اور میم میں اس لئے کہ اس کے بعد نہ میم ہے نہ باء۔

﴿عَلَیْکُمْ﴾ کے میم میں بھی اظہار ہے ، اور چونکہ اسکے بعد واؤ ہے جو میم کا ہم مخرج ہے ، اسلئے اس اظہار کو بہت اہتمام کے ساتھ ادا کرنا چاہئے ورنہ یہاں اخفاء ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے (جیسا کہ علّامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ اپنے مقدمہ میں فرماتے ہیں :- وَاحْذَرْ لَدَا وَاوٍ وَّفَا اَنْ تَخْتَفِیْ (شعر:۶۴)

﴿وَاَوْفُوْا﴾ اس کا پہلا واؤ ساکن چونکہ لین ہے ، اس لئے اس میں بہت معمولی سی کشش ہوگی ، اور دوسرا واؤ ساکن چونکہ مدہ ہے اس لئے اس میں ایک الف کے برابر مد ہوگا۔ جس کو مد طبعی ،ذاتی اور اصلی کہتے ہیں۔ اس مقدار کا نام قصر ہے۔

www.kitabosunnat.com

﴿بِعَهْدِیْ﴾ کی یاء میں مد منفصل ہے۔اس لئے کہ حرفِ مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿أُوْفِ﴾ کے واؤ میں مد طبعی ہے۔

﴿بِعَهْدِكُمْ﴾ اس میں چونکہ عین اور ھاء دو حروفِ حلقی جمع ہو رہے ہیں، اس لئے بہت اہتمام سے ان کو ایک دوسرے سے ممتاز کرکے پڑھنا چاہیے۔ (دیکھو فوائد مکیہ: احکام ہمزہ کی بحث)

﴿بِعَهْدِكُمْ﴾ کے میم میں اظہار ہے۔ کیونکہ اس کے بعد نہ میم ہے نہ باء۔

﴿وَإِيَّايَ﴾ کے الف میں مد طبعی ہے۔ جس کی مقدار ایک الف ہے اور اس کو قصر بھی کہتے ہیں۔

﴿فَارْهَبُوْنِ﴾ اس کے واؤ میں مد عارض وقفی ہے۔ جس میں طول توسط، قصر تینوں جائز ہیں۔ مَراتب کی ترتیب بھی اسی طرح ہے اور چونکہ موقوف علیہ یعنی نون مکسور ہے، اس لئے اس میں وقف بالاِسکان اور وقف بالروم دونوں جائز ہیں۔ پس مد اور وقف دونوں کی وجوہ ملنے سے ضربی وجوہ چھ پیدا ہوں گی۔ ان میں سے چار جائز ہیں، طول اور توسط مع الروم جائز نہیں نیز ﴿فَارْهَبُوْنِ﴾ اصل میں ﴿فَارْهَبُوْنِي﴾ تھا چونکہ متکلم کی یاء غیر مرسوم ہے، اس لئے وصل و وقف میں حذف ہو جائے گی۔ (دیکھو فوائد مکیہ میں وقف کی بحث)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خالی جگہ پُر کیجئے

وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ۖ وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِىْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ۡ وَاِيَّاىَ فَاتَّقُوْنِ ﴿۴۱﴾

- ﴿وَاٰمِنُوْا﴾ کے .... اور .... میں ...... اصلی ہے۔ اس لئے کہ حرفِ ..... کے ..... سببِ مد ...... ہے۔
- ﴿اَنْزَلْتُ﴾ کے ..... میں ...... ہے۔
- ﴿مُصَدِّقًا لِّمَا﴾ اس میں ..... کا ..... میں ...... ہے۔
- ﴿مَعَكُمْ وَلَا﴾ اس میں .... کا ...... ہے۔ اس لئے کہ اس کے بعد نہ ...... ہے نہ ......
- ﴿تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ﴾ کے ..... واؤ میں .... ہے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لئے کہ اس کے بعد.......... کلمہ میں ہے اور اس کی مقدار میں.....
قول ہیں...... الف...... الف...... الف۔ اس کو...... کہتے ہیں، اور
یہاں...... کا نہ کرنا بھی جائز ہے۔ اس کو قصر کہتے ہیں۔

﴿كَافِرٍۢ بِهٖ﴾ کی........ باریک........ جاتی ہے۔ اس لئے
کہ...... ہے اور اس کے...... میں...... ہے۔ اس لئے کہ اس کے
بعد...... ہے اور اسی لئے یہاں چھوٹا سا...... بنا ہوا ہے۔

﴿بِهٖ﴾ اگر اس پر وقف کریں تو...... کا...... حذف ہوجائیگا

﴿قَلِيلًا وَّإِيَّايَ﴾ اس کے........ کا........ میں...... مع
...... ہے۔

وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ
وَأَنْتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿۴۲﴾

﴿وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ﴾ اس میں...... کے...... والا......
اور...... کا...... محذوف ہیں۔...... تو اس لئے کہ وصلی ہے اور......
اجتماعِ ساکنین.......... کی وجہ سے، اور اسکے...... میں اظہار ہے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ﴿۴۳﴾

﴿وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ﴾ اس میں ﴿وَاَقِيْمُوْا﴾ کے....... اور ...... کے ہمزہ کے حذف کی وجہ ظاہر ہے۔

﴿وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ﴾ میں بھی وہی قاعدے جاری ہوتے ہیں جو ابھی اوپر................ کے اجرا کے ضمن میں بیان ہوئے۔ یعنی واوٴ اور .... کا...... اور...... تعریف کا...... میں ادغام۔

﴿مَعَ الرّٰكِعِيْنَ﴾ اس میں ہمزہ کا حذف اور لام کا...... میں ...... ظاہر ہے، کیونکہ...... حروف...... میں سے ہے۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿۴۴﴾

﴿اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ﴾ اس میں راء کی......، ہمزہ کا...... اور لام تعریف کا...... میں......، یہ سب چیزیں ظاہر ہیں۔

﴿بِالْبِرِّ﴾ اس میں لام تعریف کا...... اور...... کی ترقیق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ﴾ اس میں .... کے اور .... کے نون کا ...... اور میم کا ...... ظاہر ہے۔

﴿وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ﴾ اس کے نون اور میم میں بھی وہی قاعدے جاری ہیں جو ابھی اوپر .... کے اجرا کے ضمن میں بیان ہوئے۔

﴿تَتْلُوْنَ﴾ کے واؤ میں مد ......، ﴿اَلْكِتٰبَ﴾ کے لام ...... میں ...... اظہار اور اس کے بعد بصورت .... اس کے ملفوظی الف میں مد عارض وقفی ہے۔

﴿اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ کے الف میں مد طبعی ہے اور اس کے واؤ میں مد عارض وقفی ہے، اور وقف صرف اسکان ہی کیساتھ ہوسکتا ہے کیونکہ موقوف علیہ مفتوح ہے۔

وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ ؕ وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ ﴿۴۵﴾ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۴۶﴾

ان دو آیتوں میں سب قاعدے وہی ہیں جن کا اجرا پہلے ہوچکا ہے ہاں یہاں یہ واضح رہے کہ ﴿يَظُنُّوْنَ﴾ ظاء کے ساتھ ہے، کیونکہ یہ "ظَنَّ"

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے مادہ سے ہے۔ اسی لئے علاّمہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا ذکر ان کلمات میں فرمایا ہے جو قرآنِ عزیز میں ظاء کے مادہ سے آئے ہیں۔ جیسا کہ فرماتے ہیں:۔ اَظْفَرَ ظَنًّا کَیْفَ جَا وَعْظٍ سِوٰی (دیکھو مقدمۃ الجزری:۵۵ باب فی الفرق بین الضاد والظاء)

یہ اسلئے بیان کر دیا ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن میں دیکھ کر نہ پڑھ رہا ہو یا دیکھ ہی نہ سکتا ہو تو اس مذکورہ بالا نشاندہی سے وہ سمجھ لے کہ یہاں ظاء ہے ضاد نہیں، تاکہ ظاء کو وہ نوکِ زبان اور ثنایا علیا کے کناروں سے ادا کرے۔ نہ کہ حافہ لسان اور اَضراس سے۔ کیونکہ ضاد و ظاء میں مخرج اور ذات ہی کی وجہ سے امتیاز ہوتا ہے۔ ورنہ از روئے صفات تو تقریباً یہ دونوں متحد ہیں۔

چند متفرق مقامات کا اجراء

الحمد للہ! یہاں پہنچ کر پورے ایک پاؤ پارے کا اجرا ختم ہوا جو ذہین اور سمجھدار طلباء کے لئے کافی ہے، اور امید ہے کہ وہ اس کی مدد سے پورے قرآن کریم میں ہر جگہ اسی انداز سے اجرا کر سکیں گے۔ لیکن چونکہ بعض قواعد اس حصہ میں نہیں آئے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ چند متفرق مقامات کا مزید اجرا کرا دیا جائے تاکہ دوسرے قواعد بھی اجرا میں آجائیں:۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗۤ اَضْعَافًا کَثِیْرَۃً ؕ وَاللّٰہُ یَقْبِضُ وَیَبْصُۜطُ ۪ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (سورۂ بقرہ:۲۴۵)

اس آیت میں تجوید کے عام قاعدوں کے علاوہ کیا کسی کلمہ کے متعلق کوئی خاص حکم فن کی کتابوں میں بیان کیا گیا ہے؟ اگر کیا گیا ہے تو وہ کیا ہے؟

وَقَالَ لَہُمْ نَبِیُّہُمْ اِنَّ اٰیَۃَ مُلْکِہٖۤ اَنْ یَّاْتِیَکُمُ التَّابُوْتُ فِیْہِ سَکِیْنَۃٌ مِّنْ رَّبِّکُمْ وَبَقِیَّۃٌ مِّمَّا تَرَکَ اٰلُ مُوْسٰی وَاٰلُ ھٰرُوْنَ تَحْمِلُہُ الْمَلٰٓئِکَۃُ ؕ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝ع (سورۂ بقرہ:۲۴۸)

اس آیت میں ﴿وَبَقِیَّۃٌ﴾ گول "ۃ" کے ساتھ کیوں لکھا ہوا ہے؟ حالانکہ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے ﴿بَقِیَّت﴾ کا شمار ان کلموں میں کرایا ہے جو دراز "ت" کے ساتھ مرسوم ہیں۔ (دیکھو کتاب مذکور فصل فی ھاء التانیث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الٓمّٓ ۝ اللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الۡحَىُّ الۡقَيُّوۡمُ ۝ (آل عمران)

اس سورۃ کے شروع میں تین حروف مقطعات ہیں، جن کا اجرا سورۃ بقرہ کے شروع میں لکھا جا چکا ہے، وہاں دیکھ لیں۔ البتہ اتنا فرق ہے کہ وہاں تیسرا حرف ایسا ہے کہ وقف و وصل دونوں صورتوں میں ایک ہی حالت پر رہتا ہے، لیکن یہاں اگر اس کا مابعد سے وصل کیا جائے تو پھر لفظ ﴿اَللّٰهُ﴾ کا ہمزہ حذف ہونے کے بعد دو ساکن جمع ہو جائیں گے:۔ ایک مٓ کا میم اور دوسرا لفظ ﴿اَللّٰهُ﴾ کا لام، پھر پہلے ساکن کو فتحہ کی حرکت دیں گے، جس کی وجہ توضیحات مرضیہ میں درج ہے، لیکن یہ فتحہ عارضی کہلائے گا اور اصل اب بھی "سکون" ہی کو سمجھیں گے۔ اس لئے اس سے پہلے والے حرف یعنی یاء میں سکون کا اعتبار کرتے ہوئے طول ہوگا اور حرکت کا اعتبار کرتے ہوئے قصر، دونوں جائز ہیں۔ (دیکھو توضیحات مرضیہ: مد کی بحث) ہاں اس کا خیال رہے کہ مد کی صورت میں یاء کے بعد والا میم مشدد نہ ہونے پائے۔ بہت سے لوگوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ اس میم کو مشدد پڑھتے ہیں، یہ صحیح نہیں (دیکھو توضیحات مرضیہ)

﴿لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ﴾ اس میں ﴿اِلٰهَ﴾ کے ہمزہ سے پہلے الف میں مدِ منفصل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ﴾ کے واؤ میں مد عارض وقفی ہے اور چونکہ موقوف علیہ مضموم ہے اس لئے اس میں ضربی وجوہ نو پیدا ہوتی ہیں جو معلوم ہیں۔ ان میں سے سات جائز ہیں اور دو ناجائز، اور سات جائز کی وجہ معلوم ہی ہے۔ پس منفصل کی چار کو ﴿اَلْقَیُّوْمُ﴾ کی سات میں ضرب دینے سے ضربی وجوہ اٹھائیس ہوں گی:۔ یعنی ﴿اَلْقَیُّوْمُ﴾ کی سات منفصل کے قصر پر سات دو الفی مد پر، سات اڑھائی الفی مد پر، اور سات چار الفی مد پر۔ یہ سب کی سب جائز ہیں۔ اس لئے کہ منفصل اور عارض وقفی، ان دونوں میں سبب مد الگ الگ ہے:۔ کہ ایک میں تو ہمزہ ہے اور دوسرے میں سکون عارض، اور اگر کسی محقّق کے کلام میں' ان میں سے بعض کو ناجائز بھی بتایا گیا ہو تو وہ مندرجہ ذیل وجوہ ہوں گی:۔

① تا ③ منفصل کی دو الفی توسط کے ساتھ عارض وقفی میں قصر مع الاسکان، قصر مع الاشمام اور قصر مع الروم۔

④ تا ⑨ یہی تینوں منفصل کے اڑھائی الف، اور اس کے چار الف کے ساتھ۔

اس لئے کہ اہل ادا نے سبب مد میں یہ تفصیل بیان کی ہے کہ سب سے زیادہ قوی:۔ ❊ سکونِ لازم ہے ❊ پھر ہمزہ متصل ❊ پھر سکونِ عارض ❊ اور پھر ہمزہ منفصل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس اس ترتیب سے یہ نتیجہ برآمد کیا جا سکتا ہے کہ ہر وہ وجہ جس میں منفصل کی مقدار عارض وقفی سے بڑھ جائے، ناجائز ہے۔ اور یہ بات ان ہی نو میں پائی جاتی ہے۔ وَاللّٰهُ تَعَالٰی اَعْلَمُ

... ؕ وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُو انْتِقَامٍ ﴿۴﴾ (آل عمران)

﴿ذُوانْتِقَامٍ﴾ یہ اصل میں ﴿ذُوْ ۔ اِنْتِقَامٍ﴾ ہے۔ پس ﴿اِنْتِقَامٍ﴾ چونکہ باب اِفتعال کا مصدر ہے، اس لئے اس کا ہمزہ وصلی ہے اور اسی لئے یہ ماقبل سے ملانے کی صورت میں حذف ہوگیا، اور ﴿ذُوْ﴾ کا واؤ اجتماعِ ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کی وجہ سے حذف ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دو ساکن دو کلموں میں ہیں اور پہلا مدہ ہے جس کا حذف شائع ذائع ہے۔ (دیکھو معلم التجوید: اجتماعِ ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کی دوسری صورت)۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ ؕ﴿۵﴾ (آل عمران)

﴿اِنَّ﴾ کا ہمزہ قطعی ہے۔ اس لئے کہ حروف میں سے سوائے اَلْ کے اور کسی کا وصلی نہیں۔ (دیکھو معلم التجوید: ہمزہ کی بحث)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿شَیْءٍ﴾ اس میں بحالتِ وصل مد نہ ہو گا۔ اس لئے کہ حرفِ لین میں صرف سکون ہی کی وجہ سے مد ہوتا ہے، ہمزہ کی وجہ سے نہیں۔

﴿اَلسَّمَآءِ﴾ کے الف میں مدّ متصل ہے، جس میں توسط ہوتا ہے اور وقفاً اس میں طول بھی جائز ہے۔ اس لئے کہ اس صورت میں ایک کلمہ میں دو سبب جمع ہوجاتے ہیں:۔ یعنی ہمزہ متصل اور سکونِ عارض، اور رَوم کی صورت میں صرف توسط ہوگا۔ پس کل تین وجہیں ہوجائیں گی یعنی:۔ طول توسط مع الاسکان، اور توسط مع الروم (دیکھو معلم التجوید: المد والوقف کی بحث)

... وَمَا يَذَّكَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ ۝ (آل عمران)

﴿اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ اسکی اصل ﴿اُولُوْا - اَلْ - اَلْبَابِ﴾ ہے۔ پس پہلا ﴿اَلْ﴾ تو لام تعریف اور ہمزہ وصلی سے مرکب ہے۔ اس لئے اس کا ہمزہ حذف ہوگیا، اور دوسرا ﴿اَلْ﴾ کلمہ کا جز ہے۔ یعنی پورا کلمہ ﴿اَلْبَابِ﴾ ہے، جو لُبٌّ کی جمع ہے اور یہ ہمزہ قطعی ہے کیونکہ جن اسموں کے شروع والا ہمزہ وصلی ہوتا ہے، یہ ان میں سے نہیں ہے۔ (تفصیل کیلئے دیکھو معلم التجوید: ہمزہ کی بحث)

www.kitabosunnat.com

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سوالات

[۱] مقدمہ جزریہ کی عبارت سے وقف بالاِسکان کا بیان کیسے نکلتا ہے؟ کیونکہ ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح بیان نہیں فرمایا کہ وقف کی حقیقت یہ ہے کہ موقوف علیہ کو ساکن کر دیا جائے۔

[۲] علّامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے کیفیتِ وقف کی بحث میں حرکتوں کے جو دو دو نام بیان کئے ہیں، تو اس کی وجہ کیا ہے؟

[۳] جزری میں ہمزہ وصلی کی حرکت کی بحث میں "وَفِی الْاَسْمَآءِ... الخ" کے کتنے اور کیا کیا مطلب ہیں؟

[۴] ناظم رحمۃ اللہ علیہ نے ہمزہ وصلی کی حرکت بیان کرتے ہوئے تیسرے حرف کے ضمہ کے ساتھ لازمی کی قید نہیں لگائی، لیکن ہے یہ ضروری، تو نظم سے اس قید کو کیسے نکالیں گے؟

[۵] وہ کون کونسے کلمے ہیں جو بعض قرآءتوں میں بصیغہ مفرد اور بعض میں بصیغہ جمع پڑھے جاتے ہیں، اور ان میں سے روایتِ حفص میں کونسا مفرد سے پڑھا جاتا ہے اور کونسا جمع سے۔

نیز یہ کہ جو الفاظ مفرد سے پڑھے جاتے ہیں ان میں سے وہ کونسے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ جو تائے مدوّرہ کی رسم کے عام ضابطہ کے خلاف لمبی "ت" سے لکھے ہوئے ہیں؟

٦ یہ تفصیل کس قسم کے کلموں میں جاری ہوتی ہے کہ بعض موقعوں میں دراز "ت" سے لکھے جاتے ہیں اور بعض موقعوں میں گول "ۃ" سے؟

٧ ﴿نِعْمَتُهَا﴾ سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ سورہ بقرہ میں دونوں جگہ لفظ ﴿نِعْمَتْ﴾ لمبی "ت" سے ہے، حالانکہ یہ واقعہ کے خلاف ہے، پھر متن سے یہ کیسے نکلتا ہے کہ لمبی "ت" والا صرف وہی ہے جو سورۃ کا دوسرا ہے۔

٨ "تَحِيْنَ فِي الْإِمَامِ صِلْ وَوُهِّلَا" (شعر:۹۲) کا کیا مطلب ہے؟ اور علّامہ جزری رحمہ اللہ نے یہاں "وَوُهِّلَا" کس نظریہ سے فرمایا ہے؟

٩ ﴿فِيْمَا﴾ کی بحث میں ناظم رحمہ اللہ کے ارشاد "وَغَيْرُهَا صِلَا" (شعر:۸۸) کا کیا مطلب ہے؟

١٠ ﴿كُلَّمَا﴾ کتنے موقعوں میں مقطوع ہے اور کتنے موقعوں میں مختلف فیہ؟ نیز جزری میں کون کونسے موقعوں کا ذکر نہیں؟

١١ اِنْ مَّا بِالرَّعْدِ وَالْمَفْتُوْحَ صِلْ (شعر:۸۲) میں "وَالْمَفْتُوْحَ" سے کونسا لفظ مراد ہے؟

١٢ سورۃ انبیاء کے ﴿اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّآ﴾ میں ﴿اَنْ﴾ ' ﴿لَا﴾ سے مقطوع ہے یا موصول، اور اس کا حکم "جزری" سے کیسے نکلتا ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۳ ﴿اَلَّا یَجْعَلَ لَھُمْ حَظًّا﴾ اس میں ﴿اَنْ﴾، ﴿لَا﴾ سے مقطوع ہے یا موصول، حکم اور اس کا ماخذ بیان کرو؟

۱۴ ﴿عَنِ الَّذِیْنَ﴾ میں نون مکسور ہے اور ﴿مِنَ الَّذِیْنَ﴾ میں مفتوح حالانکہ دونوں پر حرکت عارضی ہے، جو اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے آئی ہے، پھر یہ فرق کیوں ہے کہ اول پر کسرہ ہے اور ثانی پر فتحہ؟

۱۵ ﴿فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ اس میں ﴿اَلنَّارِ﴾ کی راء پُر پڑھی جائے گی یا باریک۔ وصل و وقف دونوں حالتوں کا حکم بتاؤ، اور وجہ بھی بیان کرو؟

۱۶ ﴿قَدْ ضَلُّوْا﴾ اور ﴿کَذَّبَتْ ثَمُوْدُ﴾ میں ادغام کیوں نہیں ہوا، حالانکہ د ض اور ت ث متقاربین ہیں؟

۱۷ ﴿نِعْمَتِیَ الَّتِیْ﴾ میں ﴿نِعْمَتِیْ﴾ کی یاء اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے کیوں نہیں گری، نیز اس میں اور ﴿فِی الْاَرْضِ﴾ کی یاء میں کیا فرق ہے؟

۱۸ ﴿عَنْ اَشْیَآءَ﴾ میں شین اور یاء متجانسین ہیں اور پہلا ساکن بھی ہے پھر شین کا یاء میں ادغام کیوں نہیں ہوا؟

۱۹ وہ کونسے کلمے ہیں جن میں ایک الف زائد لکھا ہوا ہے۔ یعنی لکھنے میں تو آتا ہے لیکن پڑھا نہیں جاتا۔

۲۰ وہ کون کونسے کلمے ہیں جن کے آخر میں واؤ، یاء اور الف رسماً محذوف ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ

وقف بالاِسکان کی صورت میں موقوف علیہ اور اس سے پہلے والے حرف کی حالت سامنے رکھ کر چھ صورتیں نکلتی ہیں، جو درج ذیل ہیں:۔

1. موقوف علیہ غیر مقلقل اور اس سے پہلا حرف متحرک ہو۔ جیسے ﴿اَلْكَوْثَرْ فَكَبِّرْ﴾ وغیرہ۔
2. موقوف علیہ مقلقل ہو اور اس سے پہلا حرف متحرک ہو۔ جیسے ﴿فَارْغَبْ فَانْصَبْ﴾ وغیرہ۔
3. موقوف علیہ غیر مقلقل اور اس سے پہلا حرف ساکن مدہ یا لین ہو۔ جیسے ﴿يَعْلَمُوْنَ۔ نَسْتَعِيْنُ ۔ تُكَذِّبَانِ۔ مِنْ خَوْفٍ ۔ خَيْرٌ﴾ وغیرہ۔
4. موقوف علیہ مقلقل اور اس سے پہلا حرف مدہ یا لین ہو۔ جیسے ﴿اَلْحَرِيْقُ بِالْغَيْبِ ۔ اَلْغُيُوْبِ﴾ وغیرہ۔

٭ ان مذکورہ چار صورتوں میں وقف آسان ہے اور کوئی مشکل پیش نہیں آتی۔

5. موقوف علیہ غیر مقلقل اور اس سے پہلا حرف مقلقل ہو۔ جیسے ﴿مِنْ قَبْلُ﴾ اور ﴿عَدْلٌ﴾ وغیرہ، اس میں اگر خیال نہ کیا جائے تو حرفِ ماقبل کی وجہ سے موقوف علیہ میں بھی قلقلہ ہو جاتا ہے، لیکن اگر تھوڑی سی احتیاط کی جائے تو پھر غلطی نہیں ہوتی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

٦ موقوف علیہ اور ما قبل دونوں غیر مقلقل ہوں ، جیسے ﴿وَالْفَتْحُ ۔ فَاَهْلَكْتُهُ ۔ فَلْيَصُمْهُ﴾ وغیرہ، اس صورت میں بہت احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ یا تو ما قبل کے حرف میں قلقلہ ہو جاتا ہے یا موقوف علیہ سرے سے حذف ہو جاتا ہے۔ خصوصاً جب موقوف علیہ حرفِ خفی ہو تو اس صورت میں اس کے حذف ہو جانے کا احتمال بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اس لئے وقف میں خاص خیال رکھا جائے۔

قُلِ اللّٰهُمَّ ...... الخ (آل عمران : ۲٦)

اس کی اصل ﴿قُلْ ۔ اَللّٰهُمَّ﴾ ہے۔ پھر ﴿اَللّٰهُمَّ﴾ کا ہمزہ بوجہ وصلی ہونے کے ساقط ہوگیا اور پھر دو ساکن جمع ہوئے :۔ ایک ﴿قُلْ﴾ کا لام اور دوسرا ﴿اَللّٰهُمَّ﴾ کا پہلا لام، اس لئے پہلے ساکن کو کسرہ کی حرکت دے دی۔ اسم الجلالہ کی ترقیق اسی کسرہ کی وجہ سے ہے، کیونکہ جس طرح لفظ ﴿اَللّٰه﴾ کا لام ما قبل کے فتحہ اور ضمہ کی وجہ سے پُر اور کسرہ کی وجہ سے باریک ہوتا ہے، اسی طرح ﴿اَللّٰهُمَّ﴾ میں بھی یہی تفصیل ہے۔ (دیکھو جمال القرآن اور معلم التجوید)۔

مَثَلُ مَا يُنْفِقُوْنَ ... اِلٰی اٰخر اٰیۃ (آل عمران : ۱۱۷)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس آیت میں اور تو وہی قاعدے جاری ہوتے ہیں جن کا اجرا ہو چکا ہے، البتہ اتنی بات بیان کرنے کی ہے کہ اگر ﴿فَاَهْلَكْتُهُ﴾ پر وقف کریں تو بہت احتیاط سے کام لینا چاہئے۔ اس لئے کہ یہاں موقوف علیہ غیر مقلقل ہے اور اس سے پہلا حرف ساکن ہے، ایسی صورت میں یا تو موقوف علیہ میں قلقلہ ہوجاتا ہے یا اس سے پہلے حرف میں۔

اور چونکہ موقوف علیہ حرفِ خفی ہے، اس لئے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ سرے سے حذف ہوجاتا ہے۔ نیز موقوف علیہ ھاء اور ماقبل تاء ہے اس لئے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ تاء میں ھاء کی مجاورت کی وجہ سے مخلوط بالھاء ہوکر ہندی تھ کی آواز پیدا ہوجاتی ہے، یہ سب باتیں غلط ہیں۔ پس تاء بہت احتیاط سے ادا کرنی چاہئے۔ اس طرح کہ تاء کی آواز خالص ہو اور ھاء ظاہر نہ ہو اور اس میں قلقلہ بھی نہ ہونے پائے۔ ہاں اگر تاء میں بہت ہی خفیف سی جنبش ہوجائے تو مضائقہ نہیں۔ (جیساکہ فوائد مکیہ میں فرماتے ہیں:۔ کاف وتاء میں نہایت نرمی کے ساتھ جنبش ہوتی ہے)۔ اور اگر ایسے موقعہ پر رَوم سے وقف کیا جائے تو آسانی ہوجاتی ہے۔ اسی لئے بعض حضرات ایسے موقعوں میں رَوم کو اسکان پر ترجیح دیتے ہیں۔

اور اگر موقوف علیہ ھاء ہو اور ماقبل حاء اور وقف اسکان کے ساتھ کیا جائے تو اس صورت میں بہت احتیاط کرنی پڑتی ہے ورنہ ھاء سرے سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ادا ہی نہیں ہوتی۔ جیسے ﴿سَبِّحۡهُ﴾۔

ایسے ہی سورہ بقرہ رکوع نمبر ۲۳ (آیت : ۱۸۵) ﴿فَلۡيَصُمۡهُ﴾ میں بحالتِ وقف بہت سے لوگوں سے ھاء حذف ہو جاتی ہے، لہٰذا اس کا خیال رکھنا چاہئے کہ ایسا نہ ہو۔

تِلۡكَ الۡقُرٰی ... اِلٰی اٰخر اٰیة (اعراف: ۱۰۱)

اس آیت میں اور تو تمام قاعدے وہی جاری ہوئے ہیں جن کا اجرا پہلے ہو چکا ہے، البتہ ایک بات بیان کرنے کی ہے، وہ یہ کہ اس میں ﴿وَلَقَدۡ جَآءَتۡهُمۡ﴾ میں دال وجیم باوجودیکہ متقاربین ہیں، اگرچہ ازروئے مخرج تناسب نہیں لیکن صفات کی رو سے یہ دونوں بالکل متحد ہیں۔ اس لئے ان میں تقارب موجود ہے، لیکن حضرت حفص رحمۃ اللہ علیہ کی روایت میں یہاں ادغام نہیں، مگر چونکہ ان میں تقارب موجود ہے، اس لئے اگر اظہار سے پڑھنے کا اہتمام نہ کیا جائے تو عجلت اور سبقتِ لسانی کی وجہ سے ادغام ہو جاتا ہے۔

ایسے ہی ﴿قَدۡ ضَلُّوۡا ۔ وَلَقَدۡ زَيَّنَّا ۔ وَلَقَدۡ ذَرَاۡنَا ۔ قَدۡ سَمِعَ ۔ وَلَقَدۡ صَرَّفۡنَا ۔ قَدۡ شَغَفَهَا ۔ لَقَدۡ ظَلَمَكَ﴾ وغیرہ میں بھی اگر دال کو اظہار سے پڑھنے کا اہتمام نہ کیا جائے تو ادغام ہو جاتا ہے۔ (دیکھو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معلم التجوید: باب دوم فصل دہم تنبیہ نمبر۱۰)

﴿یَطْبَعُ اللّٰهُ﴾ اس میں طاء (جو مستعلیہ اور مطبقہ ہونے کی وجہ سے خوب مفخم پڑھی جاتی ہے) کے بعد باء آرہی ہے، جو کہ استفال اور انفتاح کی وجہ سے خوب باریک پڑھی جاتی ہے، اگر خیال نہ کیا جائے تو طاء کی مجاورت کی وجہ سے باء میں بھی تفخیم کا اثر آجاتا ہے۔ لہٰذا اس کا پورا پورا خیال رکھا جائے کہ ہر حرف کو اس کا وہی حق دیا جائے جو اس کے لئے قاعدہ اور ضابطہ کی رو سے ضروری ہے۔

وَمَا وَجَدْنَا لِأَكْثَرِهِم مِّنْ عَهْدٍ (اعراف: ۱۰۲)

اس میں اگر خیال نہ رکھا جائے تو وقفاً هاء کی مجاورت کی وجہ سے دال کی شدت اور جہر زائل ہوکر ناقص ادا ہوتی ہے۔ جیسا کہ بعض لوگوں کا تلفظ شاہد ہے، اس لئے پورے اہتمام کے ساتھ دال کو مجہورہ، شدیدہ اور مقلقل ادا کرنا چاہئے۔

سورہ حشر رکوع نمبر ایک (آیت:۶) ﴿مَآ اَفَآءَ اللّٰهُ﴾ اس کی اصل ﴿مَا۔ اَفَآءَ۔ اَللّٰهُ﴾ ہے۔ اسکا اجرا بعینہٖ وہی ہے جو ﴿وَلَوْشَآءَ اللّٰهُ﴾ کا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

﴿لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ﴾ احزاب: ۵۰ میں ﴿لِكَيْ﴾ چونکہ ﴿لَا﴾ سے موصول ہے، اس لئے اس پر وقف جائز نہیں۔

﴿وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ﴾ حشر: ۷ یہاں وقف کرنا مناسب نہیں۔ کیونکہ اس سے غلط معنیٰ کا توہم ہوتا ہے۔ جس کی وضاحت توضیحات مرضیہ میں وقف کی بحث میں حاشیہ نمبر ایک کے ذیل میں کی جا چکی ہے۔

﴿وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ﴾ اس پر ﴿غِشَاوَةٌ﴾ کی طرح وقف بالاِبدال ہوگا اور دو پیش کی تنوین عام قاعدہ کے تحت حذف ہو جائے گی، اور اس میں رَوم واِشمام بھی جائز نہ ہوں گے، کیونکہ تائے مدوّرہ میں رَوم واشمام ناجائز ہوتے ہیں۔

البتہ ﴿رَابِيَةً۔ وَاحِدَةً۔ حَامِيَةً۔ لَاغِيَةً﴾ جیسے کلمات جن میں تائے مدوّرہ پر دو زبر کی تنوین ہے، یہاں عام قاعدہ کی طرح تنوین الف سے نہیں بدلی جائے گی، اور اس کی وجہ تو معلوم ہی ہوگی کہ وقف رسم کے تابع ہوتا ہے۔ (دیکھو معلم التجوید کیفیت وقف کی بحث میں تنبیہ نمبر ۴)۔ اگر یہاں عام قاعدہ کی رو سے ۃ کو ہ سے بدل کر تنوین کو بھی الف سے بدل دیں تو "ۃ" واحد مؤنث غائب کی ضمیر کے مشابہ ہو جائے گی اور کلمہ بدل کر معنیٰ بھی بگڑ جائیگا۔ پس اس پر زبریں اس لئے لکھی گئی ہیں کہ وصل میں تنوین پڑھی جائے۔ اس لئے نہیں کہ اس تنوین کو وقف میں الف سے بدل دیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اجراء کی دوسری صورت

۲۱ تماثل فی الرسم کا کیا مطلب ہے ؟

۲۲ وہ کونسے مسائل ہیں جو چاروں کتابوں میں مذکور ہیں ؟

۲۳ وہ کونسی چیزیں ہیں جو جمال القرآن میں تو مذکور ہیں اور باقی کتابوں میں نہیں ؟

۲۴ وہ کونسے مسائل ہیں جو علّامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ نے تو اپنے "مقدمہ" میں بیان فرمائے ہیں اور باقی تینوں کتابوں میں ان کا ذکر نہیں ؟

۲۵ وہ کونسی چیزیں ہیں جو فوائد مکیہ میں تو بیان کی گئی ہیں اور باقی تین کتابوں میں نہیں ؟

۲۶ وہ کونسے مسائل ہیں جن کا ذکر معلم التجوید میں تو ہے، لیکن باقی تینوں کتابوں میں ان کا ذکر نہیں ؟

۲۷ کیا چاروں کتابوں میں صفات لازمہ کی تعداد یکساں بتائی گئی ہے یا کچھ کم وبیش ؟

۲۸ ① ﴿يَرْضَهُ لَكُمْ﴾ میں باوجودیکہ ہائے ضمیر کے دونوں طرف حرکت والا حرف ہے پھر بھی صلہ نہیں ہوا، اور ② ﴿فِيهِۦ مُهَانًا﴾ میں باوجودیکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ماقبل حرف ساکن ہے مگر صلہ ہوا؟

③④ ﴿اَرْجِهْ ۔ فَاَلْقِهْ﴾ میں ہائے ضمیر سے پہلے کسرہ ہے، لیکن اس پر بھی ھاء مکسور نہیں پڑھی گئی بلکہ ساکن پڑھی جاتی ہے؟

⑤ ﴿عَلَيْهُ اللّٰهَ﴾ اور ⑥ ﴿وَمَآ اَنْسٰنِيْهُ﴾ میں ھاء سے پہلے یائے ساکنہ ہے، لیکن ھاء مضموم پڑھی گئی ہے اور ⑦ ﴿وَيَتَّقْهِ﴾ میں باوجود اس کے کہ ھاء کا ماقبل صحیح ساکن ہے، اس پر بھی ھاء مضموم نہیں بلکہ مکسور پڑھی جاتی ہے۔ ان ساتوں کی وجہ بیان کرو؟

۲۹ کیا کوئی ایسی ھاء بھی ہے جو وصل و وقف دونوں حالتوں میں ساکن ہی پڑھی جاتی ہو؟ اگر ہے تو کون سے کلمات میں ہے اور اس کو کیا کہتے ہیں؟

۳۰ سورہ حاقہ رکوع ایک میں ﴿مَالِيَهْ﴾ کی ھاء کا کیا قاعدہ ہے اور یہ کونسی ھاء کہلاتی ہے؟

۳۱ ﴿لَا تَأْمَنَّا﴾ جو سورہ یوسف رکوع نمبر۲ میں ہے، اس کو کس طرح پڑھنا چاہیئے؟

۳۲ وہ کونسا لفظ ہے جس میں جر کی تنوین عام قاعدہ کے خلاف نون کی صورت میں مرسوم ہے؟

۳۳ وہ کون سے لفظ ہیں جس میں نونِ خفیفہ الف کی شکل میں مرسوم ہے؟

۳۴ ﴿لَا تَأْمَنَّا﴾ میں اظہار کی صورت میں رَوم کو اور ادغام کی صورت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اشمام کو کیوں ضروری قرار دیا گیا ہے ؟

۳۵ ایک قاری، مقری کے لئے علم رسم کا جاننا کیوں ضروری ہے ؟

۳۶ وقفِ کافی اور وقفِ حسن میں مابہ الامتیاز کیا چیز ہے ؟

۳۷ ﴿نِعِمَّا﴾ اور ﴿اَمَّا ذَا﴾ کے ادغام میں کیا فرق ہے ؟

۳۸ نون ساکن اور تنوین کے احکام کے سلسلہ میں وہ کونسا مسئلہ ہے جو ان چار کتابوں میں سے ایک میں تو بیان کیا گیا ہے، لیکن باقی تین میں نہیں ؟

۳۹ وہ کونسے دو کلمے ہیں جن میں جمع کا واؤ از روئے رسم حکماً مابعد سے متصل ہے، اور اس اتصال پر کون سا حکم مرتب ہوتا ہے ؟

۴۰ ﴿مُسْتَقَرٌّ﴾ اور ﴿مُسْتَمِرٌّ﴾ میں اگر راء کو مشدد ادا نہ کیا جائے تو کیا نقصان واقع ہوتا ہے، اور یہ غلطی جلی کہلائے گی یا خفی ؟

۴۱ سورۃ یوسف رکوع نمبر ۲ میں لفظ ﴿غَـٰيَـٰبَتِ﴾ سورۃ فاطر رکوع نمبر ۵ میں ﴿بَيِّنَتٍ﴾ اور سورۃ مرسلات میں ﴿جِمٰلَتٌ﴾ یہ تینوں باوجودیکہ مفرد ہیں لیکن دراز "ت" کے ساتھ لکھے ہوئے ہیں تو اس کی کیا وجہ ہے ؟ کیونکہ قاعدہ تو یہ ہے کہ وہ بعض کلمات جن کے بعض موقعوں میں تانیث کی تاء دراز "ت" کے ساتھ مرسوم ہے، سب وہ ہیں جو اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو کر آئے ہیں۔

www.kitabosunnat.com

۴۲ ﴿فَاصْفَحْ عَنْهُمْ﴾ میں حاء کا عین میں ادغام کیوں نہیں ہوا ؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ یہ دونوں متجانسین ہیں۔

۴۳ ﴿عِوَجًا ۔ مَرْقَدِنَا ۔ مَنْ رَاقٍ﴾ اور ﴿بَلْ رَانَ﴾ میں جو سکتہ ہے وہ کونسا ہے؟ اور سکتہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

۴۴ ﴿بِمُؤْمِنِيْنَ﴾ کے میم اور نون میں صفات عارضہ میں سے کوئی صفت نہیں پائی جاتی، کیوں؟ حالانکہ جمال القرآن میں میم اور نون کو ان حرفوں میں سے بتایا گیا ہے جن میں صفات عارضہ پائی جاتی ہیں۔

تَمَّتْ بِعَوْنِ اللّٰهِ وَكَرَمِهٖ فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيّٰتِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ اَجْمَعِيْنَ وَارْحَمْنَا مَعَهُمْ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ۔

احقر ابوالاشرف محمد شریف
خادم مدرسہ دار القراء لاہور
۱۳۹۸ھ / ۱۹۷۸ء

تدوین و تزئین
خالد محمود
۲۱ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ
مطابق ۱۸ دسمبر ۲۰۰۰ء
14/08/02
22012013

مکتبۃ القراءۃ لاہور

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اِستدعا

میں اپنے تمام احباب اور دوستوں کی خدمت میں جو اس کتاب سے استفادہ کریں یا جن کے مطالعہ میں یہ کتاب آئے، نہایت ہی لجاجت اور منّت کے ساتھ درخواست کرونگا کہ مؤلّف پُرتقصیر کے لئے حسنِ خاتمہ اور فلاحِ دارین کی دُعا فرمائیں اور اگر یہ تالیف ان کے ہاتھوں میں مؤلف کے مرنے کے بعد پہنچے، تو آخرت کی مشکلات کی آسانی اور ان کی کٹھن منزلوں سے پار ہوکر دخولِ جنّت اور حصولِ رضائے مولا کے لئے دعا فرمائیں۔ کیا عجب ہے کہ کسی صاحبِ دل کی دعا ہی میری نجات کا ذریعہ بن جائے اور ایسے ہی جن لوگوں نے اس تالیف میں میری مدد کی ہے اور اس کے منظر عام پر آنے کا ذریعہ بنے ہیں، ان کی طرف سے بھی ناظرین کی خدمت میں یہی درخواست ہے۔

گر قبول افتد زہے قسمت

العبد الضعیف
ابو الاشرف محمد شریف
ماڈل ٹاؤن، لاہور

www.kitabosunnat.com

المکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔۔۔ بے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
23053

مکتبۃ القراءۃ لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تدریس وتربیت

حرف : ض

وقف وابتداء

ملنے کے پتے

المصباح 16-اردو بازار لاہور
فون 042-37223210

بک وارث 12-اردو بازار لاہور
فون 042-37361468

ناشر
مکتبۃ القراءۃ
143-B ماڈل ٹاؤن لاہور
فون نمبر 042-3585 3171
0333-449 50 52

Published by:

Maktabatul-Qira-at. 143-B, Lahore-54700, Pakistan.